





# التحقیق الجلیہ لنشیء الجلیہ

برگشتہ  
۳۸۵۲  
محرمہ



باہتمام مولوی غلام احمد صاحب مددگار معتد مجلس مالگاری سرکار عالی  
حسن سی محمد عزیز الدین مالک مہتمم مطبع

مطبعہ عربیہ واقعہ ریاضہ کلچر کینڈ  
کارتھ سٹریٹ جیدین اینڈ سون





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين <sup>صطفی</sup>  
**وبعد** فهذا التحقيق الجلی لنسب السید  
 الجلی اعنی الباز الاشهب ذا المشرک العذب  
 الامام شیخ الاسلام قطب الاقطاب  
 حب الاحباب السید محی الدین ابی محمد  
 عبد القادر الحسینی الحسینی رضی الله تعالی  
 عنه وارضاه عناردا علی الشهاب <sup>جد</sup>  
 المنتمی الی ولد عبد الله الحسینی <sup>جد</sup>  
 السید الجلی انکاره ذلك فی کتابه  
 عمدة الطالب فی نسب آل ابی طالب  
 والله اوفق للتحقیق الحق قال وقالوا ان

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریفون کا مستحق اللہ ہی۔ اور اس کا سلام اولن ہندو پھر  
 جو برگزیدہ ہیں بعد حمد و نعت یہ تحقیق روشن ہی سید جلی کے  
 نسب کے بارہ میں جنکا خطاب عالم علوی میں باز مشہد ہے  
 اور صاحب مشرب خوشگوار ہیں۔ یعنی امام شیخ الاسلام  
 سردارون کے سردار پیارون کے پیار سید محی الدین  
 ابو محمد عبد القادر حسینی الحسینی راضی رہے اللہ اوستے  
 اور وہ ہم سے۔ یہ رسالہ روین ہی شہاب الدین <sup>جد</sup>  
 چونسب رکھتے ہیں عبد اللہ حسینی کے بیٹے سے جو  
 دادا ہیں حضرت سید جیلانی رحمہ کے۔ کیونکہ شہاب احمد  
 اپنی کتاب عمدة الطالب فی نسب آل ابی طالب میں  
 نسب کا انکار کیا ہے۔ اور اللہ ہی مدد کر نیوالا ہر حق باتوں کی تحقیق





محمد بن یحییٰ کان له ولد آخر  
اسمہ جنگی دوست هو جد الشیخ  
یحییٰ الدین عبد القادر الکیلانی البان  
الاشہب صاحب الخطوات وقد سألت  
شیخی السعید تاج الدین محمد بن معیة  
الحسنی النسابة رحمہ اللہ عن ذلك قال  
ان الشیخ عبد القادر لو یذکر هذا النسب  
لا احد من اولاده ولا اولاد اولاده  
وانما اذاعه اولاد اولاد اولاد یکنیک  
من بطلانہ انہم ینتمون الی جنگی دوست  
بن محمد بن عبد اللہ و محمد بن عبد اللہ  
ابن محمد بن یحییٰ بن محمد رجل حجازی  
لو سیافر عن الحجاز ولا ینبغی الیسع ابنہ  
یحد الاسم الا یحییٰ واللہ اعلم ہذا فی  
النسخة الاولى الکبيرة منها وفي النسخة الاخر

کے لئے۔ کہا شہاب مذکور نے کہ بیان کیا ہے او نہوں نے (یعنی)  
حضرت کے پردتوں نے) کہ محمد جو یحییٰ کے بیٹے تھے اوں کے  
ایک اور بیٹے تھے جن کا نام جنگی دوست تھا۔ اور وہ محمد وادہ بن  
شیخ یحییٰ الدین عبد القادر کیلانی رض کے جوشہباز کی طرح بلند پرواز  
اور صاحب خطوات ہیں (چنانچہ ہوا میں چند قدم چلے ہیں) اور شیخ  
پوچھا اپنے استاد سعید تاج الدین محمد بن معیة حسنی سے جو نسب کے  
بڑے جانتے والے تھے۔ او نہوں نے مجھ سے کہا کہ نہ شیخ عبد القادر نے اس نسب کا  
دعویٰ کیا اور ان کی اولاد۔ اور نہ اوں کی اولاد کی اولاد نے  
یہ دعویٰ فقط اوں کی تیسری پشت میں سے کسی نے کیا ہے۔  
اس کے غلط ہونے کو لئے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ لوگ اپنی تین  
جنگی دوست کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جن کے باپ کا نام محمد بن عبد اللہ  
بن محمد بن یحییٰ بن محمد ہے وہ حجازی یعنی مکہ مدینہ کو رہنے والے ہیں۔  
انہوں نے مدت العمر میں حجاز سے کبھی سفر نہیں کیا۔ اور یہہ طرح  
ذہن میں آسکتا ہے کہ وہ حجازی ہو کر اپنے بیٹے کا عجیب نام رکھتے۔ وہ علم  
پہلے نسخہ میں یہہ نہیں ہے۔ اور دوسرے چھوٹے نسخہ میں بجائے



الصغيرة بدل هذه العبارة ما لُصِّقَ و  
 قد نسبوا الى عبد الله بن محمد بن يحيى بن  
 محمد الرومية المذكور الشينى الجليل الباز  
 الأشهب صاحب الخطوات عجي الدين  
 عبد القادر الكيلانى فقالوا هو عبد القادر  
 بن موسى جنگى دوست ابن عبد الله المذكور  
 ولويدع الشينى عبد القادر هذا النسب  
 لا احد من اولاده وانما ابتدأ بها ولد ولد  
 القاضى ابوصالح نصر بن ابى بكر ابن  
 عبد القادر ولويدع عليها بينة ولا عرفها له  
 احد على ان عبد الله بن محمد بن يحيى بن  
 حجازى لم يخرج من الحجاز وهذا الاسم عني  
 جنگى - دوست اعجمى صريح كما ترى ومع ذلك  
 فلا طريق الى اثبات هذا النسب بالبیت الصخر  
 العادلة وقد اعجزت القاضى ابوصالح واقرب

اس عبارت کے صافیوں لکھا ہے کہ اون لوگوں نے نسبت کی ہے  
 عبد اللہ مذکور کے طرف جو بیٹے ہیں محمد کے وہ بیٹے بھی کے وہ بیٹے  
 محمد کے وہ بیٹے رومیہ کے شیخ بزرگ شاہباز بلند پرواز صاحب  
 قد مہارے عالی کو جن کا نام محی الدین عبد القادر الجیلانی ہے  
 سو اونہوں نے لکھا ہے کہ وہ عبد القادر ہیں ابن موسی جنگی دوست  
 ابن عبد اللہ مذکور - اور ہرگز نہیں دعوے کیا شیخ عبد القادر  
 اس نسب کا - اور نہ اون کی اولاد میں سے کسی نے اسکا  
 دعوے کیا - یہہ دعوے تو اون کے پوتے قاضی ابوصالح  
 نصر نے کیا ہے جو بیٹے ہیں ابوبکر کے اور وہ بیٹے عبد القادر  
 اونہوں نے اسپر نہ کوئی دلیل پیش کی اور نہ اس دعوے کو  
 اون کے کسی نے تسلیم کیا - و نیز عبد اللہ بن محمد بن یحیی  
 حجازی تھے - کہی حجاز سے نکلے نہیں - اور یہہ نام  
 جنگی دوست صاف عجمی ہے - علاوہ بران اس نسب کے ثابت کرنے کا کوئی  
 طریقہ نہیں ہے - بجز گواہ عادل کے جس سے قاضی ابوصالح  
 عاجز ہو گئے - قطع نظر اس کے خود اون کے دادا



حد موافقة جده الشيخ عبد القادر واولاده  
 والله سبحانه اعلم انتهى قلت مع ما في  
 النسختين من تناقض القيلتين من جهتين  
 بل جهات بل تناقض القيلتين في اول  
 النسختين وزيادة واسطة واسطتين  
 في النسب لا وجود لهما عند حفاظ النسب  
 مع كل ذلك ان كلامه في انكار كله من جهل  
 وجهل شيخه بما هنالك والجهل لو يكن حجة قط عند  
 اهل الفضل بل من علم وحفظ وذكر فهو حجة  
 على من لم يعلم ولم يحفظ ولم يذكر والمثبت  
 على النافي والشهادة على النفي مردودة  
 ولو يتكلم في هذا النسب الاحسب قبل  
 شيخه هذا الرجل احد من اهل العلم بل به  
 قد جزم كل من فيه تكلم فيما اعلم والله  
 اعلم قال شيخه القراء والمحدثين ابو الحسن

شیخ عبد القادر اور اوکنی اولاد قاضی ابوصالح سے موافق  
 نہیں واثق علم ہے کہتا ہوں میں با این ہمہ کہ دونوں نسخوں کے  
 بیان میں اختلاف ہے۔ دو اعتبار سے بلکہ چند اعتبار سے  
 بلکہ پہلے ہی نسخہ کے خود دونوں قولوں میں صریح تخالف ہے  
 ایک قول دوسرے قول سے نہیں ملتا۔ اور نسب میں ایک  
 قول میں ایک واسطہ زائد ہے۔ اور دوسرے میں دو واسطے  
 کہ نسب کے جاننے والوں میں اس زیادتی کا پتا اور نشان  
 بالکل نہیں ملتا۔ اور ان کے انکار کی وجہ اصلی یہ واقع ہوئی ہے کہ  
 انہیں اسماء کا حال معلوم نہیں اور نہ ان کے استاد کو معلوم ہے۔ اور جتنا  
 اہل فضل کے پاس ہرگز کیسے دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس معلوم کیا اور  
 یاد رکھا اور بیان کیا وہ محبت ہی اور شخص پر جس نے نہیں معلوم کیا۔ اور  
 یاد رکھا اور نہیں بیان کیا۔ اور بالعموم مثبت مقدم ہر نافی پر اور مثبت و نافی  
 لغیر مقبول اور نسب اعلیٰ کو بارہ میں اس شخص کے استاد پچھلے عالم کی کتاب میں  
 لکھا سی پر یقین کر لیا۔ جس نے اس میں زبان کہلی ہے شیخ القراء والمحدثین  
 ابو الحسن شطرنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں لکھا ہے کہ خبری ہم کو



الشطون في بجة الاسرار أخبرنا الفقيه  
 العالم ابو المعالي احمد بن الشيخ المحقق <sup>الحسن</sup> ابي  
 علي بن احمد بن عبد الرزاق بن عيسى <sup>عليه السلام</sup>  
 البغدادی قال أخبرنا قاضي القضاة ابو  
 نصر قال أخبرنا والدي عبد الرزاق قال  
 سألت والدي الشيخ محيي الدين ابا محمد  
 عن نسبه قال عبد القادر بن ابي صالح  
 موسى جنگی دوست بن ابي عبد الله بن يحيى  
 ابن محمد بن داود بن موسى بن عبد الله ابن <sup>سید</sup> محمد  
 الجون بن عبد الله المحض وینعت ايضا بالمجل بن  
 الحسن المثنی بن الحسن بن علی بن ابي طالب  
 رضی الله عنهم اجمعین الى اخر ما ذكره وصاحب  
 البیوت ادری بما فیہ ولا شك ان السند  
 الى السيد عبد الرزاق من اهل الثقة  
 والمعرفة بالاتفاق قال الحافظ الذهبي

تقیہ عالم ابو المعالی احمد بن الاستاذ المحقق ابو الحسن علی بن احمد  
 بن عبد الرزاق بن عیسیٰ ہمدانی بغدادی نے انہوں نے فرمایا کہ  
 کہ خبر دی ہم کو قاضی القضاة ابو صالح نے فرمائی کہ خبر دی  
 ہم کو میرے باپ عبد الرزاق نے اوہوں نے کہا کہ میں نے  
 اپنے باپ شیخ محی الدین ابو محمد سے اون کا نسب دریافت  
 کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد القادر بن ابو صالح موسیٰ جنگی  
 ابن ابو عبد اللہ ابن یحییٰ زاہد بن محمد بن داود بن موسیٰ  
 بن عبد اللہ بن موسیٰ الجون بن عبد اللہ المحض (مجل)  
 بھی ان کا خطاب ہے) بن الحسن المثنی بن الامام الحسن  
 بن علی ابن ابي طالب رضی اللہ عنہم الخ

اور اس میں شک نہیں کہ اس سند کے

تمام رواد سید عبد الرزاق مکت بالاتفاق قابل اعتبار  
 درثوق ہیں۔

حافظ الحدیث امام ذہبی نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے

کہ عبد الرزاق بیٹے بن شیخ الوقت ابو محمد عبد القادر



فی التذکرۃ باسماء الحفاظ النقدة اولی  
 التبصرة عبد الرزاق بن الشیخ القدوة  
 ابی محمد عبد القادر ابی صالح الجبلی  
 الامام المحدث الحافظ الزاهد ابوبکر  
 الحنبلی محدث بغداد سمع الکثیر بافاة  
 ابیه ثوطلب بنفسه وعنی بهذا الشان  
 وحصل الاصول ثم ذکر سماعه من جماعته  
 من الحفاظ وقال ذکره الحافظ محمد بن  
 عبد الواحد الحنبلی فقال لم اربغداد  
 احدانی تیقطه وتحریره مثله ثم قال  
 الذہبی حدث عنہ ابو عبد اللہ الذہبی  
 واشنی علیہ ومحب الدین بن النجار  
 الضیاء المقدسی والنجیب عبد اللطیف  
 والتقی البلدانی وابنه قاضی القضاة  
 ابو صالح واخرون اسے آخر ما ذکر وقال

بن ابی صالح جبلی کے۔ اپنے وقت میں حافظ حدیث  
 تارک الدنیا اور حنبلی محدث بغداد ہیں۔ ابوبکر انکی کنیت عمر  
 بہت سی حدیثیں اپنے باپ سے سنیں ہیں۔ پہر انہوں نے  
 خود اپنی سعی و کوشش سے اس فن میں ترقی کی۔ اور  
 اصول کتب حدیث کو حاصل کیا۔

پہر ذہبی رحم نے یہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے حفاظ حدیث  
 کی ایک جماعت سے حدیثیں سنیں ہیں۔ اور  
 کہا کہ انکا ذکر حافظ محمد بن عبد الواحد حنبلی نے بھی  
 کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں نے بغداد میں کسیکو  
 بیدار معترضی اور طلب حق میں ان کے جیسا نہیں پایا۔  
 کہا ذہبی نے کہ روایت لی ہے اسے ابو عبد اللہ دمشقی نے  
 (اور بہت تعریف کی ہے) اور محب الدین بن النجار نے  
 اور ضیاء مقدسی نے اور نجیب عبد اللطیف نے اور  
 تقی بلدانی نے اور اون کے صاحبزادے قاضی القضاة  
 ابو صالح وغیرہم نے اسے آخرہ



الحافظ ابن ناصر الدین الدمشقی فی التبیان  
فی تراجم الاعیان عبد الرزاق بن شیع الاسلام  
القذوة عبد القادر بن ابی صالح الجلی  
الحافظ الثقة محدث بغداد سمع الكثير  
بافادة ابيه ثم عنى بهذا الشأن واجتهد فيه  
وحدث عن عدة منهم ابو الفضل الارموي  
وابو القاسم ابن البتاء وعنه ابنه قاضي  
القضاة ابو صالح نصر وابن النجار وغيرهما  
من العلماء وكان حافظا ثقة ناقدا  
عابدا قانعا بالسير زاهدا انتهي وفتي  
البهجة هكذا وزيادة فقد ظهرا  
ابا صالح من المحدثين المتقنين وله  
الامالي المشتملة بين اهل هذه المعرفة  
وان الهلالی فقیہ عالم و المعالے  
كما وصفه به صاحبه الشطنوفی وقول

اور حافظ ابن ناصر الدین دمشقی نے تبیان نے ترجمہ  
الاعیان میں لکھا ہے کہ عبد الرزاق بن شیع الاسلام القذوة  
عبد القادر بن ابو صالح جلی۔ حافظ حدیث معتبر محدث  
بغداد ہیں۔ انہوں نے بہت سی حدیثیں اپنی باپ کی  
سین۔ پھر اس علم کے طرف بذات خود متوجہ ہوئے  
اور نہایت کوشش کی۔ اور بہت سے لوگوں سے  
حدیثیں لیں۔ جنکے منجملہ ابو الفضل ارموی اور  
ابو القاسم ہیں۔ اور ان سے روایت لی ہے۔ ان کے  
صاحبزادے قاضی القضاة ابو صالح نصر نے اور  
ابن النجار وغیرہ علمائے اور یہ حدیث کے حافظ معتبر  
نقاد۔ عابد۔ قانع۔ تارک الدنیائے۔ انتہی۔ اور بہت  
بھی سطح پر بلکہ اس سے کچھ زیادہ۔ پس ظاہر ہو گیا کہ ابو صالح  
نہایت یاد رکھنے والے محدثین میں سے ہیں۔ اور کتاب الی  
ان کی ہی تصنیف ہے جو اہل حدیث میں نہایت مشہور ہے۔ اور الی  
بڑی فقیہ اور عالم تہجرتھے جیسے کہ انکی صفت بیان کی ہے ان کے

السيد الجليل من مقام الادلال في قصيدته  
 الافتخار انا الحسنی والمخدع مقاصی فی  
 غایة من الاشتهار وقال الشطنوفی اخبرنا  
 الشيخ الفاضل شرف الدین ابو محمد الحسن  
 بن علی بن عیسی بن الحسن بن علی بقراءتی  
 علیه قال انبانا ابو العباس احمد بن  
 ابی الفتح المضح ابن ابی الحسن علی الدمشقی  
 قال انبانا الامام العالم العارف جمال  
 الاسلام قدوة السالکین تاج العارفين  
 محیی الدین ابو محمد عبد القادر بن  
 ابی صالح ابن عبد الله الحسنی الجیلے رضی  
 الله عنا ونفعنا بحبته فذكر بسنده  
 حدیثانی الرؤیة تفسیر القول لا تعالی  
 للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ والسند  
 معتمد وقال ایضاً فی ترجمة امه المکرمۃ

شاگرد شطنوفی نے۔ اور خود حضرت غوث اعظم رحمہ کا فرمان ہے  
 قصیدہ فخریہ میں بقام ناز صادمہ انا الحسنی والمخدع مقاصی  
 نہایت مشہور رہی۔ اور کہا شطنوفی رحمہ نے کہ خبر دی ہم کو شیخ <sup>فضل</sup>  
 شرف الدین ابو محمد حسن بن علی بن عیسی بن حسن بن علی نے  
 (اس طرح پر کہ میں نے اون کے روبرو پڑھا) کہا خبر دی  
 ہم کو ابو العباس احمد بن ابی الفتح المضح بن ابی الحسن  
 علی الدمشقی نے کہا بیان کیا ہم سے امام عالم عارف اسلام کے  
 رونق سالکون کے پیشوا۔ خدا شناسون کے سر تاج۔  
 محیی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح ابن عبد الله  
 حسنی جیلانی نے (اللہ اداں سے راضی رہے۔ اور  
 ہم کو اون کی محبت سے نفع دے) پہر آپ نے اپنی  
 سند سے ایک حدیث اللہ کے دیدار کے متعلق بیان  
 فرمائی۔ اس آیت شریف کو بیان میں لِلَّذِینَ احْسَنُوا  
الحسنی و زیادۃ اور سند معتبر ہے۔ اور شطنوفی رحمہ نے  
 جس مقام پر حضرت کے والدہ ماجدہ کے احوال میں لکھا ہے



وكان لها حظ وافق من الخير والصلاح اخبرنا  
 عنها الفقيه ابو علي اسحق بن علي بن عبد الله  
 البغدادي الصوفي قال اخبرنا الشيخ الاصيل  
 ابو عبد الله محمد بن عبد اللطيف بن  
 الشيخ القدوة ابو النجيب عبد القادر  
 السهروردی قال اخبرنا الشيخ ابو الخليل  
 احمد بن اسعد بن وهب بن علي المقرئ  
 البغدادي ثرا مروی قال اخبرنا الزوجان  
 الصالحان الشيخ الامام الورع ابو سعد  
 عبد الله بن سليمان بن جبران الهاشمي  
 الجيلي وامر احمد الجيلية بما قال كان  
 الامير الخیرامة الجبار فاطمة ام الشيخ عبد القادر  
 قدم في هذا الامر وسمعتها تقول غير مرة  
 لما وضعت ابني عبد القادر كان لا يرضع  
 ثدي في هذا رمضان وغم على الناس

کہ اونکو نیک کرداروں اور اعمال صالحہ کا بڑا حصہ عطا ہوا تھا کہ  
 اُن کے حال کی خبر دی فقیر ابو علی اسحق بن علی بن عبد اللہ بغدادی  
 صوفی نے کہا کہ خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللطیف  
 بن شیخ قدودہ ابو النجیب عبد القادر سہروردی نے اونہوں نے  
 کہا کہ خبر دی ہم کو احمد بن اسعد بن وهب بن علی مقرئ بغدادی  
 السہروردی نے اونہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو دونوں میان بی  
 صالح اور پرہیزگار نے ایک امام پرہیزگار ابو سعد عبد اللہ بن  
 سلیمان بن جبران ہاشمی جیلانی اور دوسرے احمد کی ماں  
 جو جیلان کی رہنی والی تھیں۔ اسی جگہ اون دونوں بیان کیا  
 کہ ام الخیرامۃ الجبار فاطمہ جو شیخ عبد القادر کی والدہ ہیں اونکا  
 اس معاملہ میں قدم مضبوط تھا۔ اور سمجھنے اون سے بارہا سنا  
 وہ کہتی تھیں کہ جب عبد القادر پیدا ہوئے اون کی عادت تھی کہ  
 رمضان شریف میں دن کو میری چھاتی کا دودھ نہیں پیتے  
 (اور شاید بعض لوگوں کو بھی اسی خبر تھی) ایک سال اتفاق سے  
 لوگوں کو رمضان شریف کا چاند نظر نہ آیا۔ پس وہ لوگ گھبرا

حلال رمضان فاتونی وسألونی عند قلت  
 لم یلتقم الیوم ثدیاً ثراً تضع ان ذلك الیوم  
 کان من رمضان واشتھر بیلد نافی ذلك  
 الوقت انه ولد للاشراف ولد لا یضع  
 فی نماز رمضان وقول ام السید الجلیلی  
 رضی اللہ عنہما واشتھر بیلد نافی ذلك  
 آخ صریح فی ان کون السید الجلیلی من  
 الاشراف واولم ولد السبط الاول کان  
 من المعروف المشهور فی ذلك الوقت  
 بذلك البلد والسند کما تری مقمداً  
 قال الشطنونی اخبرنا الشیخ الاصل ابو  
 المحاسن یوسف بن الشیخ ابی بکر محمد بن  
 الشیخ بركة بن احمد الحمصی العراقی  
 الاربلی المولد والدار بالقاهرة سنة ۷۶۷  
 وستین وست مائة قال اخبرنا جدی الشیخ

آئے۔ اور مجھ سے ادنیٰ کیفیت پوچھنے لگے۔ میں نے کہا کہ اذان  
 آج چپاتی منہ میں نہیں لی۔ پہر ظاہر ہو گیا کہ وہ دن رمضان کا  
 تھا اور سیدت سے تمام اہل بلد میں مشہور ہوا کہ سید بن کے  
 یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان شریف میں دن کو دوز  
 نہیں پٹتا۔ اور حضرت کی والدہ نے جو فرمایا کہ ہمارے شہر میں  
 یہ بات مشہور ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت  
 ادس شہر میں آپ کا سید ہونا سب کو معلوم تھا۔ اور سیادت  
 آپ کی معروف اور مشہور تھی۔ اور سادات میں اول تو وہی ہیں جو  
 پہلے صاحبزادے یعنی حضرت امام حسن علیہ السلام کے اولاد ہیں۔ اور  
 سند نہایت معتبر ہے۔ جیسا کہ خود ظاہر ہے۔  
 اور کہا شطنونی نے کہ خبر دی ہم کو شیخ اصیل ابو الحسن  
 یوسف بن شیخ ابوبکر محمد بن شیخ بركة بن احمد حمصی نے  
 (جن کی اصل عراق اور زاد بوم اربل ہے) جب کہ ۷۶۷  
 چھ سو سینسٹھ میں قاہرہ میں رہتے تھے خبر دی میرے  
 دادا شیخ بركة حمصی عراقی اور شیخ صالح یادگار سلف



بركة الحمصی العراقی والشیخ الصالح بقیة  
السلف ابواحمد محمود بن محمد الكوردی  
الشیبانی الجیلاوی الاربلی بها سنة ۶۸۱  
عشرة وست مائة قال اخبرنا شیخنا الشیخ  
عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ قال وکانا  
لقیاه وصباحه صدة واخبرنا الشیخ الثقة  
ابو محمد رجب بن ابی المنصور ابن نصر اللہ  
ابن ابی المعالی العوفی الداری الاصل  
النصبینی المولد والدار ثو القاهری بها  
سنة ۶۸۵ خمس وستین وستمائة قال اخبرنا  
الشیخ القدوة ابو عبد الرحیم عکر  
بن عبد الرحیم بن عکر براسامة العدوی  
النصبینی بها سنة ۶۸۳ ثلاث وعشرین  
وستمائة قال اخبرنا الشیخ ابو عبد الملك  
ذیال بن ابی المعالی ابن راشد بن نبهان

ابو احمد محمود بن محمد کوردی شیبانی جیلاوی ارپلی  
ادبی ارپل میں ۶۸۱ھ چھ سو گیارہ مین - کہا دوزن  
نے کہ خبر دی ہم کو ہمارے مرشد شیخ عدی بن مسافر  
نے اور خبر دی ہم کو استاد معشر ابو محمد رجب بن  
ابو المنصور ابن نصر اللہ بن ابو المعالی العوفی  
الداری الاصل النصیبینی المولد والدار القاہری نے  
قاہرہ میں ۶۸۵ھ چھ سو پینسٹھ مین - کہا کہ خبر دی  
ہم کو استاد پیشوا ابو عبد الرحیم عکر بن عبد الرحیم  
بن عکر بن اسامة عدوی النصیبینی نے -  
نصبیین میں ۶۸۳ھ چھ سو تینیس مین - کہا کہ  
خبر دی ہم کو شیخ ابو عبد الملك ذیل بن ابی المعالی  
ابن راشد بن نبهان عراستے شیبانی نے  
۶۸۵ھ پانچ سو نوے مین - کہا خبر دی ہم کو

یہ دونوں ادون سے ملے تھے۔ اور ایک دت اوکے ساتھ تھے

الغزاقی ثم الشیبانی شہة خمس وتسعين  
 وثمانئة قال اخبرنا الشيخ ابو عمران  
 موسى بن ماهين الزولي بماردين قال  
 سئل شيخنا الشيخ عقيل المنجي رضي الله  
 عنه يوما عن القطب في ذلك الوقت  
 فقال هو في وقتنا هذا بمكة مخفي لا يعرفه  
 الا الاولياء وسيظهر هنا وأشار الى العرق  
 فتى عجمي شريف يتكلم على الناس ببغداد ويعبر  
 كرامات الخاص والعام وهو قطب وقتہ  
 يقول قد مي هذه على رقبة كل ولي لله  
 الى آخر الاثر والسند ان معتمد ان لا كلام  
 في احد من رجالها لاهل الشان وقال  
 الشطنوفی اخبرني الشيخ الصالح ابو الفضل  
 عبد الله ابن احمد بن علي بن يوسف  
 الهاشمي القيلوي قال سمعت الشيخ الاصيل

شيخ ابو عمران موسى بن ماهين زولي سنے ماردين  
 کہا کہ ہمارے مرشد شیخ عقیل منجی سے ایک دن  
 پوچھا گیا کہ اس وقت میں کون قطب ہے۔ مندرمایا  
 کہ ہمارے وقت کا قطب مکہ میں پوشیدہ ہے۔ سوا  
 ادیا کے اوسکو اور کوئی نہیں پہچان سکتے۔ اور عراق  
 کے طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ادر غنقریب ایک جوان  
 عجمی سید ظاہر ہوگا جو بغداد کے لوگوں کو، غطامت و یح  
 اور ادس کے کرامات خاص و عام سب پر ظاہر ہوں گے  
 اور وہ اپنے وقت کا قطب ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میرا یہ  
 قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ الی حسدہ  
 اور یہ دونوں سندین معتبر ہیں۔ ان راویوں کے  
 نسبت کسی اہل علم نے کلام نہیں کیا ہے۔

اور شطنوفی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو شیخ صالح  
 ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن علی بن یوسف ہاشمی  
 القیلوی نے کہا کہ سنائیں نے شیخ اصیل



ابا حفص عمر بن الشیخ الجلیل ابی الخیر  
 سعید بن الشیخ الجلیل القدوة ابی سعید  
 القیلوی قال سمعت ابی یقول سمعت ابی سعید  
 یقول سمعت شیخنا الشریف اباسعید بن  
 ماجش الحامدی یقول سمعت شیخنا الشیخ  
 ابامحمد الشنبکی رضی اللہ عنہ یقول  
 سمعت شیخنا الشیخ ابابکر ابن ہریرا رضی  
 اللہ عنہ یقول اوتاد العراق سبعة معروف  
 الکرخی وأحمد ابن حنبل وبشر الحافی ومنصور  
 بن عمار والجنید والسرری وسہیل بن  
 عبد اللہ التستری وعبد القادر الجیلی  
 نقلناہ ومن عبد القادر الجیلی قال رجل عجب شریف  
 یسکن بغداد یدعون ظهورہ فی القرن الخامس  
 احد الصدیقین لاوتاد الافراد اعیان الدنیا  
 اقطاب الزمان رضی اللہ عنہ وسند ما بین

ابو حفص عمر بن شیخ جلیل ابو الخیر سعید بن شیخ جلیل قدوة ابی  
 قیلوی سے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے اونہوں نے کہا  
 کہ میں نے سنا ابوسعید سے کہا کہ سنا میں نے اپنے مرشد  
 ابوسعید ابن ماجش حامدی سے۔ کہا کہ سنا میں نے اپنے  
 مرشد شیخ ابومحمد شنبکی سے۔ کہا کہ میں نے سنا اپنے  
 مرشد شیخ ابوبکر ابن ہریرا سے۔ فرماتے تھے کہ عراق  
 کی سبھین (یعنی ادیانہ) - جن کی برکت سے شہ  
 زمین کو قائم رکھتا ہے) سات ہیں۔ معروف کرخ  
 احمد بن حنبل - بشر حافی - منصور بن عمار - جنید  
 سرری سقطی - سہیل بن عبد اللہ تستری - عبد القادر جیلی  
 تب ہم نے ان سے پوچھا کہ عبد القادر جیلی کون ہیں  
 کہا ایک مروعمی سید ہیں۔ بغداد میں سکونت اختیار  
 کریں گے۔ ادنا ظہور پانچویں صد سے میں ہوگا۔ اور  
 وہ ان ادیانہ سے ہیں جو زمین کی سبھین ہیں۔ دنیا کا  
 سردار ہیں۔ اور زمانہ کے قطب ہیں (رضی اللہ عنہ) اور ہیں

صلح ثقة او عارف قدوة وقال اخبرنا  
ابو الحسن يوسف بن اياس الجلبكي قال  
اخبرنا الشيخ ابو الفتح نصر بن رضوان <sup>النجفي</sup>  
المقري قال اخبرنا شيخ الشيخ ابو الحسن  
عبد اللطيف ابن شيبه الشيخ ابو البركات  
اسماعيل بن احمد النيسابوري البغدادي  
قال سمعت ابي يقول سمعت الشيخ عزاذ  
ابن مستودع البطائحي رضي الله عنه في  
سنة سبع وثمانين واربعمائة قد دخل  
بغداد شاب اعجمي شريف اسمه عبد القادر  
سير في هبة المقامات ويظهر في جلالته  
الكرامات الى اخر ما اخبر به من فضله <sup>والتسند</sup>  
ليس فيه من ذكر بتهمة او نوع من العلة  
وجله مشيخة الطيقة - وقال اخبرنا  
ابو سعيد عبد القادر بن احمد بن نبهان

کوی ثقہ کوئی عارف کامل ہے۔ کوئی پیشوا۔ دین۔  
اور کہا شطرنجی <sup>م</sup> نے کہ خبر دی ہم کو ابو الحسن یوسف بن  
ایاس جلبکی نے۔ کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الفتح نصر بن رضوان  
دورانی المقرئ نے کہ خبر دی ہم کو شیخ الشیوخ ابو الحسن  
عبد اللطیف بن شیخ الشیوخ ابی البرکات اسماعیل بن احمد  
نیشاپوری بغدادی نے۔ کہا سنائیں نے اپنے باپ سے  
اوہون نے کہا سنائیں نے شیخ غزار بن مستودع  
البطاحی سے یہ کہ چار سو ستاسی میں فراتے تھے کہ  
بغداد میں ایک جوان عجیب سید داخل ہوا ہے جس کا نام  
عبد القادر ہے۔ غریب وہ وہ بہ مقامات و وطنہ کرامات سے  
ظاہر ہون گے آج اور اس سند میں کوئی ایسا نہیں ہے  
جس کا ذکر برائی یا عیب سے کسی نے کیا ہو۔ بلکہ اکثر وہ لوگ  
ہیں جو بزرگان دین اور اولیاء اللہ میں شمار کئے جاتے ہیں  
اور کہا شطرنجی <sup>م</sup> نے خبر دی ہم کو ابو سعید عبد القادر  
بن احمد بن نبهان الرقی نے کہا کہ خبر دی ہم کو میرے



الرقی قال اخبرنا جدی الامی الشیخ الصالح  
 ابو الخیر مسعود بن علی بن خلف الباسی قال  
 سمعت خالی الشیخ العالم العارف اباسلیمان  
 داؤد بن یوسف بن علی بن محمد المنبجی الشافعی  
 یقول کنت یوما عند الشیخ عقیل رضی اللہ عنہ  
 فقیل له قد اشتمر بیخدا د امرأ شاب عجمی شریف  
 اسمہ عبد القادر قال الشیخ وان امره فی  
 السماء اشهر منه فی الارض ذلك الفتی الرفیع  
 العلی المدعو فی الملکوت بالبا زال اشهب الی  
 اخر ما اخبر به من فضله والسند لیس فیہ  
 من ذکر یجرح بل جله واجلة الصوفیة وقال  
 اخبرنا ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحیم بن  
 حجاج بن یعلی المظفری الفاسی قال اخبرنا  
 ابو محمد عبد اللہ الشیبانی الفاسی قال  
 سمعت الشیخ الجلیل العالم العارف اباحضر

ناما شیخ صالح ابو الخیر مسعود بن علی بن خلف الباسی نے  
 کہا کہ سنا میں نے اپنے مامون شیخ عالم خدا شناس  
 ابوسلیمان داؤد بن یوسف بن علی بن محمد منبجی شافعی سے  
 اونہوں نے کہا کہ ایک دن میں شیخ عقیل کے پاس تھا  
 تو ان سے کسی نے کہا کہ بغداد میں ایک مہرجان عجمی  
 سید مشہور ہوا ہے۔ اسکا نام عبد القادر ہے۔  
 تب شیخ نے فرمایا کہ اسکی شہرت بہ نسبت زمین کے  
 آسمان پر زیادہ ہے۔ اور یہ جوان نہایت بلند مرتبہ  
 اور عالیشان ہے۔ فرشتوں میں اسکا نام باز شہب ہے  
 آج۔ اس سند میں بھی کوئے بزرگ ایسے نہیں جن پر  
 کسی نے جرح یا قدح کی ہو۔ بلکہ اکثر جلیل الشان صوفی  
 اس سند میں مذکور ہیں۔ اور کہا شطنوفی رح نے کہ خبر  
 دی ہم کو ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحیم بن حجاج بن یعلی  
 المظفری الفاسی نے کہا خبر دی ہم کو ابو محمد عبد اللہ الشیبانی  
 الفاسی نے۔ کہا میں نے سنا شیخ بزرگ صاحب علم خدا شناس

عن ابن عمر الصنعاجی رضی اللہ عنہ یقول

قال بعض اصحابنا الی الشیخ ابی یعزاضی

اللہ عنہ یستاذنہ فی المسیر الی بغداد

فقال له اذا اتیت بغداد فلا یفوتک

رؤیة رجل بما شریف عجمی اسمہ عبد القادر

فاذا اتیتہ سلم علیہ عني واسأله لی الدعاء

وقل له لا تنس ابایعزاض من قلبک فانه والله

لم یخلف فی العجم بأسره مثله وانک لن تری

فی العراق مثله وان المشرق لیفضل علی

المغرب به وان علمه ونبیہ قد میزاه

علی الاولیاء تمیزا واضحا کثیرا رضی اللہ

عنہما جمیعین والسند لیس فیہ من ذکر

بعلہ بل جله من الاجله وقال اخبرنا

ابو محمد الحسن بن احمد بن قوقا البحرانی قال

انا جدی محمد بن دلف قال انا الشیخ

عمر بن ابی عمر صنعاجی سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ والوں

میں سے ایک شخص شیخ ابو یعزاض کے خدمت میں آیا۔ اور

بغداد جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تو

بغداد پہنچے تو ایک سید عجمی جگنا نام عبد القادر ہر اون کے

ضرور ملنا۔ اور میرا سلام پہنچانا۔ اور اون سے میرے لئے

دعا چاہنا۔ اور کہنا کہ ابو یعزاض کو دل سے فراموش نہ کیجئے گا

اور واللہ عبد القادر ملک عجم میں اپنا مثل و نظیر نہیں کہتے

اور نہ تم عراق میں اونکا نظیر پاؤ گے۔ اور مشرق کو ادنیٰ

ذات بابرکات کی بدولت ملک مغرب پر فخر ہے۔ اور

اون کے غلم و نسب نے اون کو تمام اولیاء پر ترجیح دی ہے

(رضی اللہ عنہم) اس سند میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے

جو کسی عیب سے منسوب ہو۔ بلکہ اکثر بڑے بڑے لوگ ہیں۔

اور کہا شطنوفے رح نے کہ

خبر دی ہم کو ابو محمد حسن بن احمد بن قوقا بحرانی نے کہا کہ

خبر دی ہم کو میرے دادا محمد بن دلف نے کہا کہ ہم کو خبر دی شیخ



القائل ابو العباس اسد بن يحيى بن بركة  
 البغدادي المعروف بابن الدرقمي  
 قال سمعت ابي يحيى يقول سمعت الشيخ طاجد  
 الكردي رضى الله عنه يقول الشيخ محي الدين  
 عبد القادر امام اهل الارض وامام هذا  
 الطريق وشيخ شيوخنا في هذا العصر اے  
 قوله في جواب سوال ~~بجته~~ مستمدة  
 من الاصل النبوي وبه قوامها وعليه اعتمدا  
 رضي الله عنهم اجمعين وقال اخبرنا الشيخ  
 الشريف ابو عبد الله محمد ابن الشيخ ابي  
 العباس الخضر بن محمد الحسيني الموصلي قال  
 سمعت ابي يقول رأيت في النوم ببغداد  
 بمدرسة سیدی الشيخ محي الدين عبد القادر  
 رضي الله عنه في سنة احدى وخمسين و  
 خمسمائة مكانا عظيما السعة وفيه مشايخ البر

القائل ابو العباس اسد بن يحيى بن بركة  
 البغدادي المعروف بابن الدرقمي  
 قال سمعت ابي يحيى يقول سمعت الشيخ طاجد  
 الكردي رضى الله عنه يقول الشيخ محي الدين  
 عبد القادر امام اهل الارض وامام هذا  
 الطريق وشيخ شيوخنا في هذا العصر اے  
 قوله في جواب سوال ~~بجته~~ مستمدة  
 من الاصل النبوي وبه قوامها وعليه اعتمدا  
 رضي الله عنهم اجمعين وقال اخبرنا الشيخ  
 الشريف ابو عبد الله محمد ابن الشيخ ابي  
 العباس الخضر بن محمد الحسيني الموصلي قال  
 سمعت ابي يقول رأيت في النوم ببغداد  
 بمدرسة سیدی الشيخ محي الدين عبد القادر  
 رضي الله عنه في سنة احدى وخمسين و  
 خمسمائة مكانا عظيما السعة وفيه مشايخ البر



الحمد والشیخ محی الدین فی صدرہم ومن  
 الشیخ بن علی راسہ عمامہ فحسب ومنہ  
 من فوق عمامہ طرحة ومنہم من فوق عمامہ  
 طرحتان وفوق عمامہ الشیخ محی الدین ثلث  
 طرحات فقیہ فی النور مفکرانی ثلاث  
 الطرحات الثلاث ماہن واستیقظت مفکر  
 واذا بہ قائل علی راسی فقال لے یا خضر طرحت  
 تشریف علم الشریعہ وطرحة تشریف علم  
 الحقیقہ وطرحة الشرف ومن هنا قال  
 الشطنوفی فن واصف لہ بذی البیانین  
 واللسانین ومن ناعت لہ بکرم الجہدین  
 والطرفین الی اخر ما ذکر ما بہ اشتم وقال  
 الشطنوفی اخبرنا ابو محمد سالور بن علی  
 ابن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی الاصل  
 المصری المولد بالقاہرۃ سنۃ ۶۸۱ ھ

تلامذہ کل ائمہ کے شیخ محی الدین  
 اور کسی کے سر پر عمامہ  
 اور کسی کے عمامہ کے اوپر ایک شملہ اور کسی کے عمامہ کے اوپر  
 دو شملہ ہیں۔ اور شیخ محی الدین کے عمامہ کے اوپر تین شملہ ہیں  
 تو میں خواب ہی میں ان تین شملوں کے متعلق غور و فکر کرتا رہا  
 کہ اس کا سبب کیا ہے۔ اسی حالت میں بیدار ہو گیا یا ایک ایک  
 شیخ عبد القادر جیلانیؒ میرے سر پر کھڑے تھے۔ پہرے پہر  
 مسند مایک لای خضر ایک شملہ علم شریعت کی بزرگی کا ہے۔ اور ایک  
 شملہ علم حقیقت کی بزرگی کا۔ اور ایک شملہ شرف (یعنی سیادت) کا  
 اور اسی بنا پر شطنوفی نے کہا کہ بعض بزرگوں نے آپ کی صفت میں  
 دو بیانین و دو لسانین لکھا ہے۔ اور بعضوں نے آپ کو کرم الجہدین  
 والطرفین کہا ہے۔ الی آخرہ اور کہا شطنوفی نے کہ بہو خبر دی  
 ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان نے جن کی اصل  
 دمیاط سے ہے۔ اور پیدایش مصر میں ہے اور قاہرہ میں  
 سنۃ ۶۸۱ ھ چھ سو اکتتر میں کہ ہم کو خبر دی مرشد پشوا



وسبعين وستائة قال ابانا الشيخ القدوة  
 شهاب الدين ابو حفص عمر بن محمد بن عبد الله  
 السهروردی ببغداد سنة اربع وعشرين  
 وستائة قال سمعت الشيخ محيي الدين عبد القادر  
 رضى الله عنه يقول الكراسى بيد رسته كل  
 ولي على قدم نبي وانا على قدم جدى صلى  
 الله عليه وسلم الى آخر الاثر والسند مما  
 لا ينقد سالو سالو من الكلام والشهاب امام  
 من الاعلام وقال الشطنوفى اخبرنا ابو محمد  
 رجب بن المنصور الدارى وابوزيد عبد الرحمن  
 بن سالم القرشى وابو عبد الله محمد بن  
 عبادۃ الانصارى بالقاهرة سنة احدى  
 وسبعين وستائة قال ابانا الشيخ القدوة  
 ابو الحسن على القرشى بجبل قاسيون سنة  
 ثمان عشرة وستائة قال كنت انا والشيخ

شهاب الدين ابو حفص عمر بن محمد بن عبد الله  
 بغدادى سنة اربع وعشرين  
 عبد القادر رضى الله عنه سے۔ فرمایا اپنے ایسی حالت میں  
 کہ آپ تشریف رکھتے تھے اپنے مدرسہ میں کرسی پر۔ کہ ہر لی  
 ایک نبی کے قدم پر ہے۔ احمد بن اپنے جد جلیل اللہ علیہ السلام  
 قدم پر ہوں الی آخر۔

اور یہ سند ایسی سندوں میں سے ہے جس کے پرکھنے کی  
 حاجت نہیں۔ سالم گفتگو اور تردد سے پاک ہے۔ اور شہاب  
 مشہور اماموں سے ہیں۔ اور کہا شطنوفی نے ہم کو خبر دی  
 ابو محمد رجب بن منصور داری نے اور ابوزید عبد الرحمن بن سالم  
 قرشى نے اور ابو عبد اللہ محمد بن عبادۃ انصارى نے قاہرہ میں  
 سترہ چھ سو اکتھتر میں کہا کہ ہم کو خبر دی مرشد پیشوا ابو الحسن علی  
 قرشى نے قاسیون کے پہاڑ پر سترہ چھ سو اٹھارہ  
 میں کہا انہوں نے کہ میں اور شیخ ابو الحسن علی  
 بن الہیثی شیخ میحی الدین عبد القادر کے پاس تھے







سنیۃ احدى و تسعين و خمسمائة و اربع و اربعون  
 ابو الحسن علی بن عبد اللہ الابرہی ثم البغدادی  
 سنیۃ اثنین و سبعین و ستمائة قال انبانا  
 الشیخان الشیخ ابو الظاهر الخلیل ابن الشیخ  
 ابی العباس احمد الصرصری و الشیخ ابو الحسن علی  
 بن سلیمان الخباز ببغداد سنیۃ احدى و  
 ثلاثین و ستمائة قال الصرصری انبانا ابی  
 رحمه الله و قال الخباز انبانا العمران الکیمازی  
 و البزار سنیۃ اثنین و تسعین و خمسمائة  
 و اربعین ابو محمد رجب الداری سنیۃ  
 احدى و سبعین و ستمائة قال اخبرنا  
 الشیخان الشیخ ابو الحسن الخفاف و الشیخ  
 ابو البدر ابی سعید ببغداد سنیۃ سبع و عشرين  
 و ستمائة قالوا اخبرنا شیخنا الشیخ ابو السعود  
 الحریمی المعروف بالمدلل سنیۃ ثمانین

سنیۃ احدى و تسعين و خمسمائة و اربع و اربعون  
 بن عبد اللہ الابرہی ببغدادی سنیۃ چہ سو پترین کہا کہ خبر  
 ہم کہ دو نو استادوں شیخ ابو ظاہر خلیل بن الشیخ ابو العباس  
 صرصری سے اور شیخ ابو الحسن علی بن سلیمان خباز سے بغداد  
 میں سنیۃ چہ سو اکتیس میں کہا صرصری نے کہ ہم کو خبر دی  
 میرے باپ نے رحمہ اللہ اور کہا خباز نے کہ ہم کو خبر دی  
 ہر دو عمدہ کیمازی اور بزار نے سنیۃ پانویس و نوے  
 میں سند سوم - کہا شطنوفی نے اور ہم کو خبر دی ابو محمد رجب داری  
 سنیۃ چہ سو اکتیس میں کہا کہ ہم کو خبر دے دو نو استادوں  
 شیخ ابو الحسن خفاف - اور شیخ ابو البدر ابن سعید نے  
 بغداد میں سنیۃ چہ سو پتر میں کہا دو نوں نے کہ  
 ہم کو خبر دی ہمارے استاد شیخ ابو سعود حریمی نے جو  
 مدلل مشہور تھے - سنیۃ پانویس میں -

سند چہارم - کہا شطنوفی نے اور خبر دی ہم کو  
 شیخ ابو الحسن علی بن نجیم حرانی نے سنیۃ چہ سو پتر

ستمانہ قالوا خبرنا الشيخ ابو الحسن على  
بن نجير الحوراني سئل اربع وسبعين و  
ستمانہ قال اخبرنا الشيخ ابو الحسن على بن  
ادريس اليقوبی بما سئلہ خمس عشرة  
وستمانہ قال واخبرنا ابو محمد سالون  
على الدمياطي الصوفي سئلہ ثلاث وسبعين  
وستمانہ قال واخبرنا الشيخ الامام شهاب الدين  
ابو حفص عمر بن محمد السهروردي ببغداد  
سئلہ خمس وعشرين وستمانہ قالوا كان  
الشيخ عباد والشيخ ابوبكر الحامي رحمهما الله  
نقالی من ذوی الاحوال السنية وكان الشيخ  
محيي الدين عبد القادر رضى الله عنه  
يقول لابي بكر يا ابا بكر الشريعة السجدية  
المطهرة تشكوا الي منك وكان ينهاه عن  
مور ولا ينتهي عنها فدخل الشيخ الجامع

میں کہا خبر دی ہم کو شیخ ابو الحسن علی بن ادریس سے خبر  
یعقوبیہ کے بہتے والے ہیں۔ زمین یقیناً بیلہ  
چہ سو پندرہ میں۔

سند پنجم۔ کہا شطنوفی نے کہ خبر دی ابو محمد سالم بن  
علی دمیاطی صوفی نے سئلہ چہ سو ہتر میں۔ کہا کہ خبر  
دی ہم کو شیخ امام شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد  
سہروردی نے بغداد میں سئلہ چہ سو پچیس میں  
سہون نے کہا کہ شیخ عباد اللہ شیخ ابوبکر حامی (اللہ اوپر  
رحم کرے) بہت اچھی حالت والوں میں سے تھے  
اور شیخ محیی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ابوبکر  
فرماتے تھے کہ اسے ابوبکر مشریت پاک محمدیہ  
محبہ سے تیری شکایت کرتی ہے۔۔۔ آپ ان کو  
چند کاموں سے منع کیا کرتے تھے۔ اور وہ اون  
باتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ ایک وقت حضرت  
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے جامع مسجد میں داخل ہوئے



الرضاة فوجد في ثريد على صدكاه و  
 انزع ابابكر و اخرج من بغداد ففقد جميع  
 احواله و معاملات و توارث عند منازلة  
 و خرج الى الفرق و بقي كلما اتى الى بغداد  
 و هم ان يدخلها سقط على وجهه و ان حمله  
 احد ليدخل به سقطا جميعا و جاءت امر  
 باكية الى الشيخ تذکر شو قها الى ولد ها و شكوا  
 العجز عن المسير اليه فاطرق ثم قال قد اذنا  
 له ان ياتي من الفرق الى بغداد من تحت الارض  
 يكلمك من بير دارك قالوا فكان ياتي كل  
 اسبوع مرة من الفرق الى دار امه من تحت  
 الارض و يحتمل بما و بعث الشيخ عدي ابن  
 مسافر رضي الله عنه قضيب البان الى  
 الشيخ ليشفع عنده فيه فوعده فيه بخير  
 و كان بين مظفر الجمال و ابی بکر <sup>رضي الله عنه</sup>

اور امان کو دبان پایا۔ اور آپ نے اپکا ہاتھ اون کے  
 سینہ پر پیرا اور فرمایا کہ نکل جا اسے ابو بکر اور  
 بغداد سے چلا جا۔ یہ فرماتا تھا کہ اون کے حالات و  
 معاملات جاتے رہے۔ اور اون کے مراتب اون کے  
 مسلوب ہو گئے۔ اور بموجب ارشاد فرق کے طرف نکل کر  
 پہرہ حال رہا کہ جب بغداد آتے تھے اور اس میں  
 داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے۔ منہ کے بل گر پڑتے تھے  
 اگر اور کوئی اون کو اٹھا کر بغداد میں لے جانا چاہتا تھا  
 تو وہ بھی اون کے ساتھ گر پڑتا تھا بلاخراون کی والدہ حضرت  
 غوث رضی اللہ عنہ کے پاس روتی ہوئی آئیں۔ اور اپنے  
 بیٹے کو دیکھنے کا شوق بیان کیا اور یہ شکوہ کیا کہ میں اس کے  
 پاس جاتے شیخ عاجز ہوں۔ تب آپ نے سر جھکا لیا۔ پہر فرمایا  
 کہ اپنے اوسکو اجازت دی کہ فرق سے بغداد کو زمین کے  
 نیچے سے آکر اوس کنوے سے جو تیرے گھر میں ہے تیجے باقی  
 کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ پہر ابو بکر کا ہی ہر ہفتہ میں ایک بار

النس وود فری مظفر فی الواقعہ رب العز  
تبارک وتعالیٰ وقال له یا عبدی تمّن قال  
یا رب اتمنی ان ترد حال اخي ابی بکر علیہ  
تقال لك ذلك فی حضرة ولی فی الدنیا  
والآخرة عبد القادر راذهب الیه وقل له  
يقول لك ربك بامارة انی اردت ان  
انزل بالخلق نازلة فشفعت فیهم وشفعتك  
وبامارة ما سالتنی ان ارحم یحودی واعم  
بفضل من راک من المومنین ففعلت و  
قد رضیت عن ابی بکر فارض عنه واذا  
رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول  
یا مظفر قل لنا بی فی الارض ووارثی الشیخ  
عبد القادر یقول لك جدك رسول الله  
رد علی ابی بکر حاله فانك لم تغضب الا  
لشریعتی ولان فقد وهبتہ فلیسای

فرق سے اپنے مان کے گہرکت زمین کے نیچے سے آتے تھے  
مقامات کرتے تھے۔ ام شیخ عدی بن مسافر نے غضب  
ابو بکر کی سفارش کے لیے ایک پاس پیا انکی سفارش پر۔ آپ فرما  
انکو حق میں بہتری کا وعدہ کیا۔ اور مظفر جمال کے ادا ہو کر ابی بکر میں  
محبت اور دوستی تھی۔ مظفر نے واقعہ میں (یعنی حالت یحودی میں)  
اللہ تعالیٰ کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھ سے تو اپنی تمنا  
بیان کر۔ کہا ای میری مالک میں یہ آرزو کہتا ہوں کہ میرے بھائی  
ابو بکر کو پھلی حالت پر پھیر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری  
پوری ہوگی حضور میں عبد القادر کے جو دنیا اور آخرت میں میرا  
تو اوس کے پاس جا۔ اور اوس کے کہہ کہ تیرا مالک تجھ سے فرماتا ہے۔ اس  
نشانی سے کہ میں نے چاہا تھا کہ خلقت پر ایک مصیبت نازل کروں تو  
انکی سفارش کی اور میں نے تیری سفارش قبول کی۔ اور اس نشانی سے کہ  
نوفی مجھ سے یہ چاہا تھا کہ میں اپنی بخشش سے رحم کروں۔ اور اپنی فعل کو عام  
کروں اور لوگوں پر جنہوں نے مجھ کو دیکھا منجملہ مومنین کے سو میں ایسا ہی کیا  
میں ابو بکر سے راضی ہوا اب تو بھی اوس سے راضی ہو جا۔ اور کیا



عن مظفر من واقعة ذهب مسرورا الى  
ابى بكر ببصرة وكان قد كوشف بجميع ما جرى  
فى الواقعة وكان لم يكشف بعد فقد حاله  
بشيء قبلها فلاقى فى نصف الطريق وابتا  
الى الشيخ محى الدين عبد القادر فقال  
يا مظفر بلغ رسالتك فذكر له ما وجد فى  
واقعة ونسى منه شيئا فذكره الشيخ  
بدر ثواب ابى بكر عما كان يكرهه  
وضمه الى صدره فوجد فى الحال جميع  
ما كان فقد بزيادة قالوا وكان مظفر يحكى  
ما رآه وسمعه فى واقعة الى آخر ما ذكر  
سماعا من مظفر ومن ابى بكر وقصتهما  
مع عباد وحميل البدوى قصة اخرى من  
هذا والاسانيد الخمسة ليس فيها من ذكر  
بتهمة او نوع من العلة بل جليا اجلة

میں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہیں ابو مظفر  
وہ جو زمین میں میرا نائب اور وارث ہو (شیخ عبدالقادر) اوس کے کہہ دے کہ  
تیرے جد رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر کو اوسکی حالت پیر سے  
کیونکہ تو میری شریعت کی وجہ سے غصہ میں آیا تھا۔ اور اب میں اسکو معاف کیا  
پھر جب مظفر ہوش میں آئے خوش ہو کر ابو بکر کے طرف چلے۔ تاکہ انہیں مبارکباد  
دیں۔ اور اوپر بھی ظاہر ہو گیا تھا جو کہ اس عالم میں مظفر پر واقع ہوا تھا  
اسلئے وہ بھی ادک پاس آرہے تھے۔ اور حالت کلم ہو جانے کے بعد  
اسوقت تک اور کوئی معاملہ ابو بکر پر منکشف نہ ہوا تھا۔ سو آدھی رات  
وہ نونے طرکی تھی کہ دونو باہم ملاقی ہوئے۔ اور دونوں حضرت شیخ محی الدین  
عبدالقادر رحمہ کر پاس آئے۔ آپ نے فرمایا ابو مظفر اپنا پیغام پہنچا دیتا  
انھوں نے جو کچھ اوس حالت میں دیکھا تھا آپ سے ذکر کیا۔ اور اوس میں سے کچھ  
بہول بھی گئے تھے۔ تب آپ نے انکو یاد دلایا۔ اور آپ نے ابو بکر سے توبہ لے لی  
اون باتوں سے جو آپ کو ناپسند تھیں۔ اور انکو اپنی سینہ لگایا۔ تو انہوں نے  
اسوقت پایا جو کچھ جاتا رہا تھا۔ بلکہ کچھ زیادہ اوس سے۔ کہا را دیوں نے  
مظفر بیان کرتے تھے جو کچھ انہوں نے دیکھا اور سنا اپنی بخودی کی حالت میں

المشيخة مع شيوخها وتعاظمها والحمد  
 لله تعالى وقال الشطنوفى اخبرنا الفقيه  
 ابو الفتح نصر الله بن القاسم بن يوسف  
 بن خليل بن احمد الهاشمي البغدادى  
 الكرخى بالقاهرة سنة سبعين وستمائة  
 قال اخبرنا قاضى القضاة ابو صالح نصر  
 ابن الحافظ تاج الدين ابى بكر عبد الرزاق  
 ببغداد سنة ثلثين وستمائة قال اخبرنا  
 ابى عبد الرزاق ببغداد وعمى عبد الوفا  
 والعمران الكيماني والبرار سنة تسعين  
 وخمسمائة قالوا سمعنا الشيخ محي الدين  
 عبد القادر رضى الله عنه سنة ثلث  
 وخمسين وخمسمائة يقول على الكرسي رآيت  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل  
 الظهور من يوم الثلاثاء السادس عشر من

ذکر کیا ہے انہیں راویوں سے تمام واقعہ جو کچھ انہوں نے منظر اور  
 سے سنا تھا۔ اور جو واقعہ کہ ان دونوں میں <sup>اولیٰ</sup> اور خلیل ہمدی میں  
 وہ اسی قسم کا دوسرا واقعہ ہے۔ ان پانچوں سندوں میں کوئی ایسا شخص  
 نہیں ہے جس کے نسبت کسی نے بدگمانی کی ہو۔ یا کسی کو عیب خرچ ہو  
 کیا ہو بلکہ اکثر بڑے بڑے مشائخ ہیں اور ہر ایک روایت دوسرے کی  
 مدد اور قوت دینے والی ہے۔ واللہ الشکر۔ اور کہا شطنوفی یہ ہے کہ ہم کو  
 خبر دی صاحب علم ابو الفتح نصر اللہ بن القاسم بن یوسف بن خلیل بن  
 احمد ہاشمی بغدادی کرخی نے قاہرہ میں ستھنہ چہ سو سترین کہا ہے  
 کہ خبر دی ہم کو قاضی القضاة ابو صالح نصر ابن الحافظ تاج الدین ابی  
 عبد الرزاق نے بغداد میں ستھنہ چہ سو تیس میں کہا کہ خبر دی ہم کو  
 میرے باپ عبد الرزاق نے بغداد میں۔ اور میرے چچ عبد الوہاب نے  
 اور دونوں عمروں کیمانی اور برار نے ستھنہ میں کہا انہوں نے  
 کہ سنا ہم نے شیخ محی الدین عبد القادر رضى الله عنه سے  
 ستھنہ پانسو ترپن میں ایسی حالت میں کہ آپ کرسی پر تشریف فرما تھے  
 فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظہر سے پہلے



سوال ۱۲۱ شہادتِ احدی وعشرین وخصمائہ  
 فقال لی یا بنی لم لا تتکلوا یا ابتاہ انا رجل  
 اعجمی کیف اتکل علی فصحاء العرب ببغداد  
 قال لی اقمہ فالتفتحتہ فتغل فیہ سبعا  
 وقال لی یتلو علی الناس وادع الی سبیل  
 ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ فصلیت  
 الظہر وجلست وحضر فی خلق کثیر فاتح  
 علی فرأیت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ  
 قائما بازا فی المجلس فقال لی یا بنی لم لا تتکلوا  
 فقلت یا ابتاہ قد ارجع علی فقال اقمہ فاک  
 فتحتہ فتغل فیہ سنا فقلت لم لو تکلمہا  
 سبعا قال اذ بامر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ثوثواری عنی فقلت غواص  
 الفکر یغوص فی بحر القلب علی درر المعانی  
 فیستخرجہا الی ساحل الصدر فینادی

سو لوین تا پنج شوال کی سترہ پانچویں میں شنبہ کے روز  
 فرمایا مجھے اسے میرے بیٹے کیون دغا و تفتین نہیں کرتے۔ میں نے  
 عرض کیا کہ میں ایک عجمی شخص ہوں عرب کے فصیح لوگوں کے سامنے  
 جو بغداد میں ہیں کیونکر دغا کر سکتا ہوں۔ تب آپ فرمایا کہ کہوں  
 موہنہ اپنا۔ پس کہوں لا یتلو علی الناس۔ پس آپ نے تہو کا سات بار اور  
 پھر فرمایا کہ اب دغا کہو اور لوگوں کو خدا کے راہ کے طرف بلاؤ۔  
 حکمت اور عمدہ بہائش سے پس پڑھی میں نماز ظہر کی اور بیٹھ گیا  
 میں اور لوگ کثرت سے حاضر ہوئے اور میرا بدن کانپنے لگا  
 پس دیکھا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہ میرے سامنے کھڑے  
 اسی مجلس میں اور فرما رہے ہیں کہ اے میرے بیٹے کیون کہہ  
 بیان نہیں کرتے۔ پس عرض کیا میں نے کہ اے باپ میرے گھر گیا  
 آپ نے فرمایا کہ کہوں موہنہ اپنا پس کہوں لا یتلو علی الناس۔  
 چہ بار۔ میں نے عرض کیا کہ سات بار کیون نہیں تہو کا۔ آپ نے  
 کہا بوجہ ادب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ پھر آپ  
 نے فرمایا کہ پشیدہ ہو گئے پس اس وقت کہا میں نے (فکر نے غلط لگایا)







يقظة وفي كتاب الهي على مناقب الشيخ عبد القادر  
 وغيره من الحكايات المسندة كثير من ذلك لكن  
 رجال اسانيد هافيهم من لا يوثق به بل مصنفها  
 ايضا متساهل وقد يجازف فليس في محله  
 ناهيك بثقة من ارتضاهم هذا الامام لان <sup>خبرنا تامل</sup> خذ  
 عنهم مع شدة ورعه واحتياطة وقد اثبت عليه  
 جماعة من الاعيان النقاد منهم حافظ الدين  
 مع زهق لسانه في الجرح سيما في السادات البصوية  
 واخرافه عنهم قال في طبقات القراء الاعيان اولى  
 الاسناد والاثقان والتقدم في البلد ان علي بن  
 يوسف بن حريز بن معضاد بن فضل بن معضل  
 الامام البارع الاوحد شيخ القراء نور الدين ابو  
 الشطنوفى المصرى المقرئ النحوى المتصدرا  
 بالجامع الازهر صله من بقاء الشام ومولده  
 بالقاهرة في سنة سبع واربعين وستمائة وسمع

ادون کا یہ منقولہ کہ (کتاب ہجۃ الاسرار میں شیخ عبدالقادر جیلانی  
 علیہ الرحمہ کے محامد اور مناقب میں بہت سی حکایتیں اسی قسم کی ہیں  
 ہیں۔ لیکن بعض بعض روایہ ادون کے اعتبار کے لائق نہیں بلکہ  
 خود مصنف لاء ابالی خرام ہیں۔ اور قیاس سے کام لیتے ہیں۔)  
 بجای خود اور درست نہیں ہے۔ ان کو روایہ کو ثقہ ہونے پر ہی  
 حجت کافی ہے۔ کہ امام شطنوفی سے شخص نے (جو تورع اور احتیاط  
 میں شہرہ آفاق ہیں) ان سے روایت لی ہے۔ اور ان کو اسناد کو  
 پسند کیا ہے۔ یہ وہ امام ہیں کہ جن کی تعریف ایسے گروہ فر کی ہے  
 جو روایت کو پرکھنے میں بڑے نقاد ہیں۔ مثلاً حافظ ذہبی ایسے  
 شخص نے جو کہ جرح کرنے میں نہایت دریدہ دہان ہیں۔ اور  
 خاصکر سادات صوفیہ سے مخوف ہیں۔ ان کی تعریف کی ہے  
 اور اپنی کتاب طبقات القراء میں امام شطنوفی کو اس طرح لکھا ہے  
 کہ ان کا نام علی ہے۔ ابن یوسف بن حریز بن معضاد بن فضل بن  
 معضاد۔ یہ اپنی وقت کو امام یتماہی زمانہ شیخ القراء ہیں لقب  
 نور الدین اور کنیت ابوالحسن ہے شطنوفی مصر کے باشندہ ہیں قاری

من عبد اللطيف الخبيب وجماعته وتلا بالقرآن  
 علی زین الدین علی بن الفلال والصفی خلیل  
 وصالح الفارقی والتقی ابن الجرائدی وما علمته  
 قرأ علی السیاحی اسمعیل بن هبة الله المصری  
 المقرئ فلو قرأ علیه لاضاف الی فضائله علو  
 الاسناد وتصدر للاقراء مدة وتكاثر علیه الطلبة  
 حضرت مجلس اقرائه فاعجبني سمته وسكونه  
 وكان ذا غرام زائد بالشیخ عبد القادر الجیلی  
 جمع مناقبه واجباره فی نحو من ثلث مجلدات  
 وکتب فیها عن اقبل وادبر فراج علیه فیها  
 اباطیل واکاذیب قرأ علیه الشیخ برهان الدین  
 الحکری وشهاب الدین احمد بن نعمة بن سالم  
 النابسی تو فی سنة ثلثه وشرارة وسبع مائة  
 وقال الحافظ ابن الجزیری رح فی طبقات  
 القراء ایضا بعد ذکر نسبه ونسبته الشافعی

اور نحوی ہیں۔ جامع ازہرین صدر ہیں۔ اُن کو پاپ داد کی اصل ملک  
 شام میں مقام بقا ہے۔ اور وہ قاہرہ میں شمس چہرہ سوسیتا لیس میں پیدا  
 آہنوں نے عبد اللطیف نجیب ہی و نیز اور ہی ایک جماعت سے حدیث سنی  
 اور زین الدین علی بن فلال اور صفی خلیل اور صالح فارقی اور تقی ابن  
 جرائدی سے بار روایات قرآن پڑھا ہے۔ اور مجھ کو علم نہیں کہ آہنوں نے  
 میسجیل بن ہبہ اللہ المصری المقری سے بھی قرآن مجید پڑھا ہے۔  
 اگر اودن سے بھی پڑھتے تو اور فضائل کے ساتھ علوم سند کی فضیلت بھی  
 حاصل کر لیتے۔ اور وہ ایک مدت تک تدریس قرآن کو صدر رہی۔ اور  
 اُن کے پاس طلبہ کی آمد و رفت بکثرت رہی۔ اُن کی مجلس تدریس میں  
 میں بھی حاضر ہوا ہوں۔ سوا دہائی رخصت و سکینہ خیمہ نہایت پسند آیا  
 انکو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے بہت زیادہ فریفتگی تھی۔ آپ کے  
 بہت سے مناقب جمع کئے ہیں جو قریب تین مجلد کے ہیں لیکن اس میں  
 ہر کس و نا کس کی روایتیں لکھی ہیں۔ بدینہ جو بعض غیر واقع باتیں بھی  
 اس میں شریک ہو گئی ہیں۔ ان سے شیخ برهان الدین حکیمی اور  
 شہاب الدین نابلسی نے قرآن پڑھا ہے۔ سلسلہ سات سو تیرہ میں



الاستاذ المحقق البارع شيخ الديار المصرية  
الى اخر ما ذكره من مدحه وقال الحافظ ابن حجر  
في الدرر الكامنة بعد ذكر خومنه وولي  
تدريس التفسير بالجامع الطولوني والاقواء  
بجامع الحاكور وكان الناس يكرمونہ ويعظمونہ  
وينسبونہ الى الصلاح وانتفع به جماعة من  
القراءات وجمع هو مناقب الشيخ عبد القادر  
وسمى الكتاب بحجة الاسرار قال الكمال جعفر  
ابو الفضل الادفوى الفقيه الشافعي صاحب  
الامتناع في احكام السماع والطالع السعيد  
في تاريخ الصعيد وذكر فيها عجائب وعرائب  
وطعن الناس في كثير من حكاياته ومن اسانيد  
فيها وكان عالما مشكورا السيرة انتهى واما قيل  
الذہبی بعد مدح الشطنوفی فی حق البہیة وكتب  
فيها عن اقبل وادبر فراج عليه فيها باطيل

وفات پائڑ۔ اور حافظ ابن جزری نے اپنی طبقات القراء میں شطنوفی کا  
نسب اور نسبت بیان کر کے لکھا ہے کہ وہ شافعی استاد محقق کامل تھے  
اور مالک مصر میں استاد وقت مانے جاتے تھے۔ اس طرح آخر محامد  
اور حافظ ابن حجر نے در کامندہ میں ان کے کچھ محامد بیان کرنے کے بعد  
لکھا ہے کہ وہ طولون کو جامع مسجد میں تفسیر اور حاکم کی جامع مسجد میں  
قرآن پڑھاتے تھے۔ اور ایک جماعت ان سے قرأتوں میں فائدہ مند  
ہو رہی ہے۔ لوگ ان کی ہدایت تعلیم و تکریم کرتے تھے۔ اور صالح  
جانتے تھے۔ انہوں نے حضرت شیخ عبد القادر رحمہ کو مناقب میں  
ایک کتاب بحجۃ الاسرار نام تصنیف کی ہے۔ جس کی نسبت کمال اللہ  
یعنی ابو الفضل ادفوی فقیہ شافعی نے کہا ہے کہ اس میں انہوں نے  
بہت سے عجائب و غرائب ذکر کئے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے  
اس کتاب کے اکثر حکایات اور ادون حکایات کے اسناد پر  
طعن کیا ہے۔ لیکن وہ صاحب علم پسندیدہ خصال تھے۔ آمد  
ذہبی کا اوٹا شطنوفی کی تعریف کر کے پیرہ کنا  
کہ اوٹا انہوں نے بہت میں سب و تم کی

عن کتاب اللغات  
السماع والسمع  
فی تاریخ الصعيد

عن کتاب  
ان شطنوفی

واكاذيب وقد نقله عنه ابن الجزري فليس  
 في مقدمه ويخالفه مدحه اول كلامه ولذا  
 لم يلتفت اليه ابن الملقن والسيوطي وغيرهما  
 قد قال الشيخ الشطنوفي في خطبة البهجة لخصته  
 كتابا مفردا مرفوع الاسانيد معتمدا فيه على  
 الصحة دون الشذوذ وذكر ابن الوردي  
 في تاريخه ان في البهجة امور لا تصح ومبالغتا  
 في شان الشيخ عبد القادر لا يليق الا بالربوبية  
 انتهى ومثل هذه المقالة قيل عن ابن حجر عسقلاني  
 قال الشيخ عمر بن عبد الوهاب الفرضي الحلبي  
 في ظهير نسخة من نسخ البهجة واقول ما المبالغت  
 التي عنيت اليها الشيخون على مثله وقد تتبعها  
 فلم اجد فيها نقلا الاوله فيه متابعون وغالب  
 ما ورد فيها نقله اليافعي في اسنى المفاخر وفي  
 نهج المحاسن وروض الرياحين وشمس الدين

روايتين لکھی ہیں۔ اسوجہ سے بہت سے جوڑے قصے بھی اذکر  
 ہیک معلوم ہوئے ہیں (برموقع نہیں ہے۔ اور خواہ اس سے پہلے  
 بہت کی تعریف کر چکے ہیں۔ اس کلام کے بھی متاقض ہے۔  
 ابن ملقن اور سیوطی اور اور لوگوں نے انکی اس تحریر پر کچھ توجہ کی  
 اور اعتبار کی نظر سے نہیں دیکھا۔ شیخ شطنوفی نے خطبہ بہجتین  
 بیان کیا ہے کہ یہ کتاب خاص اس مقدمہ میں ہے جس میں تمام ہند  
 قائل تک پہنچا دی ہیں۔ اور جن کی صحت پر کامل اعتبار ہے اور  
 شد و ذکر چھڑ دیا ہے۔ ابن ردی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ بہت  
 میں بہت سے ایسے امور ہیں جو صحت کی حد تک نہیں پہنچے  
 اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے شان میں اس قسم کے  
 مبالغے ہیں جو ربوبیت کو مناسب ہیں۔ اور ہی قسم کی گفتگو  
 ابن حجر عسقلانی ہی۔ منقول ہے شیخ عمر بن عبد الوهاب فرضی نے  
 یہی کہ ایک نسخہ کی پشت پر یہ تحریر کی ہے۔ کہ جو مبالغہ و غلو  
 علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کئی گویا اس قسم کے نہیں جو کہ ان  
 بزرگ کی طرف انکی نسبت جائز ہو سکے۔ اور میں نے اون سے



الزكي الجليل ايضا في كتابه الاشرف واعطوه

شيخ نقل عنه احياء الموتى كاحياء الدجاجة

ولهمري ان هذه القصة نقلها تاج الدين

السبكي ونقل ايضا عن ابن الرفاعي وغيره

وانني لغبي جاهل حاسد ضيع عمره في فهو

ما في السطور منع بذلك عن تركية النفس قبالها

على الله سبحانه وتعالى ان يفهم ما يعطى الله

سبحانه وتعالى اولياءه من التعريف في الدنيا

والآخرة ولهذا قال الجنييد المصديق

بطريقتنا ولاية انتهى **قلت** الشيخ الشطنوفی

اجل من ان يذكر له متابعة هؤلاء الاجلاء و

الامور التي سماها ابن الوردي مبالغات

قد حققت جملتها في محالها من كتبنا وكتب من

قبلنا ليست هذه الرسالة محلها وقيل الشها

ان عبد الله رجل حجازي الخ مع تخالف القيلتين

بہت تعقیبش اور تفحص کیا۔ مگر کوئی ایسی نقل نہیں مل سکی

اور لوگ ان سے موافق نہیں۔ اور اکثر مضامین جو بیت میں

بیان کو گئی ہیں ان کو یا فاضی نے اپنی کتاب الفاخر اور نشر الحسن

اور روض الریاحین میں ان شمس الدین زکی جلی نے اپنی کتاب

اشراف میں نقل کیا ہے۔ اور بہت بڑی کرمیت جو آپ سے منقول ہے

مردوں کا زندہ کرنا ہے۔ جیسے مرغ کے زندہ کرنا واقعہ ذکر کیا گیا ہے

اور قسم جو جان عزیز کی اس قصہ کو تاج الدین سبکی نے نقل کیا ہے

ایسا کہ واقعہ حضرت ابن الرفاعی اور دوسرا ویسا سے صادر ہونا مستحکم ہے

لیکن وہ کذبہ تراش پر از رشک و حد جس نے اپنی تمام عمر الفاظ

و عبارت ہی میں صرف کی ہے۔ ترکیہ باطن اور معرفت الہی کو یک لخت

چھوڑ کر صرف الفاظ ہی پر قناعت کی۔ وہ کہاں کو سمجھ سکتا ہے کہ خدا

کریم نے اپنے خاص اولیاء کو کس قدر عرفان امور باطنیہ وغیبیہ کرمیت

فرمایا ہے۔ اسی لیے جنیید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے طریقہ کی

تقدیر کرنا ولایت پر مبنی کہتا ہوں شیخ شطنوفی کا مرتبہ اس

بند تر ہے کہ اس کے لئے ان بزرگوں کو موافقت کو ذکر کی ضرورت ہے۔ اور

فی النبیّین لیس یصلح حجة للمنع فلا یمنع ان  
یخرج منه الذی سماه باسم جدیه موسیٰ  
فیلقبه العجمی بکنی دوست و مما یتحتم به الجمر  
ولذا لم یکتوفیه الخصر انه قد خرج الی جیل  
من بلاد العجم و بہا تزوج و توطن و دفن و  
لیس المدعی انہ لقی بہ ابوہ الحجازی حتی  
یستشکل بهذا و اما ما ذکرہ السید محمد بن  
احمد العدنی البصری الرفاعی فی کتابہ لباب  
المعانی الذی الفہ فی مناقب سیدنا السید  
احمد الکبیر الرفاعی رضی اللہ عنہ ان العلامة الکبیر  
محمد بن ابی بکر المعروف بابن حماد الموصلی  
ذکر فی تاریخہ روضۃ الاعیان عند ترجمۃ  
عبد اللہ محمد بن یحییٰ الحسنی الذی سبوا  
الیہ الشیخ عبد القادر ما لصبہ السید الکبیر  
عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن

ابن داؤد کے جن امور کا نام مبالغات رکھا ہے اور سب امور کی تحقیق  
اوپر کے مواضع پر میری کتابوں میں اور تصدیق کے کتابوں میں اپنی طرح ہی کی  
اس رسالہ میں درج کر چکا محض نہیں ہے۔ اور شہناک کا یہ کہنا کہ (عبد اللہ) حجازی تھا  
باجہد مخالف دونوں قول کے دونوں میں منع کر لیا محض ہمیں ہو سکتا ہے کہ  
چیز مانع ہے اس سے کہ اوپر کے بیٹے موسیٰ جیسا نام اوپر کے دونوں کا نام رکھا تھا  
حجاز سے بلکہ عجم میں آئے ہوں۔ اور اہل عجم نے اونکا لقب جنگی دوست  
رکھا ہو۔ بلکہ متیقن تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اور اسی سلسلہ اخلافت اور اس کا ذکر ہی نہیں ہے  
کہ وہ جیل کے طرف آئے۔ جو عجم میں ایک بھر ہے۔ اور وہاں نکاح کیا اور میں کی  
بود و باش اختیار کی۔ اور وہیں مدفون ہو۔ اور یہ تو وہی نہیں کہ یہ  
اون کے باپ ہی نے جو حجازی تھے رکھا تھا اس سے وہ اعتراض مدلل نہ ہو  
اور وہ مضمون جسکو سید محمد بن احمد عدنی بصری الرفاعی فی اپنی کتاب  
لباب المعانی میں بیان کیا ہے اس طور پر کہ علامہ کبیر محمد بن ابی بکر معروف  
ہے ابن حماد موصلی نے اپنی تاریخ روضۃ الاعیان میں جس جگہ عبد اللہ بن  
محمد بن یحییٰ الحسنی کا (جس کے طرف شیخ عبد القادر شوب میں) ذکر کیا ہے۔  
لکھا ہے کہ سید کبیر عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ



موسی بن عبد اللہ المحض الحسنی الجلیل شیخ  
 اہلہ صاحب الزہد والمناقب الصالحہ توفی  
 بالمدينة ودفن بالبقیع لیلا عام خمسين واربعاً  
 وقال الشریف الافطس توفی عام ستین و  
 اربعمائه و عمره دون العشرين وكذلك قال  
 ابن میمون النسابة وغيره وذكر وان  
 القاضي اباصالح نصر بن عبد الرزاق بن  
 الشیخ عبد القادر الجلی نسب جده الشیخ  
 عبد القادر رحمہ اللہ وتفعنا به عبد اللہ  
 ابن محمد فقال هو عبد القادر بن محمد بن  
 جنگی دوست بن عبد اللہ الحسنی المذکور  
 وبرهنوا بالادلة القاطعة ان النسل لعبد اللہ  
 ابن احمد بن یحیی لا لعبد اللہ بن محمد بن یحیی  
 الذی انتسبوا الیہ ووافقہم علی ذلك اهل  
 العلوی بهذا الشأن فجوابہ ان الشطنوفی رج

بن عبد اللہ المحض الحسنی جو بڑی بزرگ تھو اپنی فاندان میں شیخ وقت  
 زلمہ صاحب مناقب تھے۔ مدینہ طیبہ میں وفات پائے۔ اور شہ  
 چار سو پچاس رات کے وقت بقیع میں مدفون ہوئے۔ اور بقول بعض  
 انیس کے سنہ چار سو ماہدہ میں وفات ہوئی ہے۔ اور وقت  
 آپ کی عمر سیس برس سے بھی کم تھی۔ اور ایسا ہی ابن میمون  
 وغیرہ نے بھی کہا ہے۔ اور تبیین حضرت جلی ذکر کیا ہے کہ قاضی  
 ابوصالح نصر بن عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر جلی بغدادی  
 اپنے دادا شیخ عبد القادر جلی کا نسب عبد اللہ بن محمد سے  
 بیان کیا ہے۔ چنانچہ ادھون نے کہا کہ وہ عبد القادر ہیں شی  
 محمد کے اور وہ شیخ جنگی دوست کے وہ بیٹے عبد اللہ حسن  
 مذکور کے۔ اور نسب جاننے والوں نے بادلہ قاطعہ مبرہن کیا  
 کہ نسل عبد اللہ بن احمد بن یحیی ثابت ہے۔ نہ عبد اللہ بن محمد  
 بن یحیی سے۔ جن کے طرف (حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
 عنہ کو) منسوب کیا ہے۔ اور اس فن کے جاننے والوں نے  
 ابھی اسی پر اتفاق کیا ہے۔ اور اسکا جواب یہ ہے کہ شطنوفی رج

تاریخی ہائے ہندوستان فی القاضی ابی صالح النضر  
 قال أخبرنا والدي عبد الرزاق قال سألت  
 والدي الشيخ يحيى الدين أبا محمد عن نسبه  
 قال عبد القادر بن أبي صالح موسى جلی دست  
 ابن أبي عبد الله بن يحيى الزاهد بن محمد  
 بن داود الخ وهكذا نقل هذه الأسماء  
 صاحب الباب عن البهجة فليس فيه ذكر  
 عبد الله بن محمد بن يحيى إنما فيه ذكر أبي  
 عبد الله ابن يحيى فيمكن أن يكون المراد منه  
 عبد الله بن أحمد بن يحيى ويكون كنية  
 أبا عبد الله فنسبه إلى جده يحيى كما هو  
 عادة العرب ويحتمل أن يكون للسيد يحيى  
 ولداً آخر اسمه عبد الله ولم يطلع عليه هؤلاء  
 المؤرخون فيكون نسبة عبد الله إلى يحيى <sup>سطة</sup> أبلاً  
 فإن صاحب البيت ادعى بما فيه ثبوت

ہندو خود کا منہ ابو صالح نصر سے یوں روایت کیا ہے کہ جلی دست  
 ہمسو میرے والد عبد الرزاق نے کہا کہ میں نے اپنے والد شیخ علی  
 ابو محمد سے اس کے نسب کو دریافت کیا تو فرمایا کہ عبد القادر  
 بن ابی صالح موسی جلی دست ابن ابی عبد اللہ بن محمد بن  
 بن محمد بن داود الخ اور اس طرح نقل کیا ان سہا کو صاحب  
 الباب نے بھی بہت سے۔ اس میں عبد اللہ بن محمد بن جلی  
 مطلق ذکر نہیں ہے۔ صرف ابی عبد اللہ بن یحییٰ کا ذکر ہے تو  
 یہ ممکن ہے کہ اس سے عبد اللہ بن احمد بن یحییٰ ہی مراد ہوں  
 اور اس کی کنیت ابو عبد اللہ ہو۔ اور اس کے دادا کی طرف  
 نسبت کی ہو۔ جیسا کہ عرب کا دستور ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ  
 سید یحییٰ کے ایک اور بیٹے ہوں۔ اور اس کا نام عبد اللہ  
 اور ان تاریخ دانوں کو اس کا حال معلوم نہ ہو تو نسبت عبد  
 کی تیجے سے بغیر واسطہ کے ہو۔ کہ صاحب خانہ ہی اپنے  
 گہر کے حالات سے خوب واقف ہوتا ہے واللہ اعلم  
 پہر صاحب الباب نے ذکر کیا ہے



صاحب الباب ان العلامة الشریف الکبیر  
 ابا النظام مؤید الدین عبید اللہ نقیب وسط  
 المعروف بابن الاعرج الحسینی ذکر فی کتابہ بحر  
 الانساب المعروف بالثبت المصان ان النسبة  
 التي اذعاهانصر بن عبد الرزاق كتب فيها  
 ان اباہ عبد الرزاق بن الشيخ عبد القادر بن  
 ابي صالح جنگی دوست بن موسی بن عبد اللہ  
 ابن یحییٰ بن محمد والذی صحیح عند علماء هذا  
 الشأن كافة ان عبد اللہ الذی نسبوا الیہ  
 جنگی دوست هو ابن محمد بن یحییٰ وعبد اللہ  
 هذا ابن محمد هو المعروف بابن الرومية  
 لم یعقب وانما الذی اعقب اخوہ یحییٰ بن محمد  
 یحییٰ فمن اختلاف الاسماء والالحاق بالعقب  
 انکرت النسبة المذكورة انتهى فثبت من  
 نقل ابن الاعرج ایضا ان القاضی ابابکر نصر

کہ علامہ شریف کبیر ابو النظام مؤید الدین عبید اللہ حسینی نے (جو  
 شہر واسط کے نقیب اعدا بن اعرج مشہور ہیں) اپنی کتاب  
 بحر الانساب المعروف بالثبت المصان میں لکھا ہے کہ وہ  
 نسبت جبکہ نصر بن عبد الرزاق نے دعویٰ کیا ہے اوسمیں  
 یہ مرقوم ہے کہ اون کے باپ عبد الرزاق بیٹے بن شیخ عبد القادر  
 بن ابي صالح جنگی دوست بن موسی بن عبد اللہ بن یحییٰ  
 بن محمد کے۔ اور جو علماء حق کے پاس یہ بات مسلم ہے کہ عبد اللہ  
 جبکہ طرف جنگی دوست کو منسوب کیا ہے وہ محمد بن یحییٰ کے بیٹے ہیں  
 اور ابن رومیہ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ انہوں نے کہ اولاد نہیں چھوڑی  
 البتہ اولاد اُن کے بہائی یحییٰ بن محمد بن یحییٰ کی ہے پس ناموں کے  
 اختلاف کے باعث اولاد کے طرف اولاد کو منسوب کرنے کی  
 وجہ سے اس نسب میں اشتباہ ہو گیا ہے۔

پس ابن اعرج کی اس

روایت سے بھی ثابت ہوا کہ قاضی ابوبکر نصر نے  
 عبد اللہ بن یحییٰ بن محمد لکھا ہے۔ نہ عبد اللہ بن محمد

انما کتب عبد الله بن يحيى بن محمد ولم يلتب عبد الله  
 بن محمد بن يحيى بن محمد فظن الناس انه يعني  
 عبد الله بن محمد الذي لم يعقب ولم يتفطنوا  
 انه انما يعني عبد الله بن احمد الذي هو ابن عم  
 عبد الله بن محمد ثم نقل صاحب اللباب عن  
 فاتحة فتوح الغيب ان الشيخ عبد الرزاق نسب  
 ابا ه فقال ابو محمد يحيى الدين عبد القادر  
 الجيلاني ابن ابي صالح موسى بن جليست بن الامام عبد الله  
 بن الامام يحيى الرازي بن الامام محمد بن احمد الى اخره -  
 وهذا ايضا ليس فيه تصريح بان جده هو  
 عبد الله بن محمد بن يحيى والظاهر ان المراد  
 عبد الله بن احمد بن يحيى والله اعلم باسرار  
 وفي نسخة فتوح الغيب المطبوعة بمصر قال الشيخ  
 عبد الرزاق ولد المؤلف قال والدي رضي  
 الله عنه مؤيد الائمة سيد الطوائف ابو محمد

بن يحيى بن محمد - مگر کوئی یہ گمان کیا کہ یہ وہی عبد اللہ بن محمد  
 خدین من کی اولاد نہیں تھی = یہ نہ سمجھے کہ وہ عبد اللہ بن  
 احمد (عبد اللہ بن محمد کے چچا زاد بھائی) ہیں۔

پہر صاحب لباب نے ابتدای فتوح الغیب سے  
 نقل کیا ہے کہ شیخ عبد الرزاق نے اپنے والد کا نسب  
 اس طرح بیان کیا ہے ابو محمد نبی الدین عبد القادر جیلانی  
 بیٹے ابو صالح موسیٰ جنگلی دوست کو وہ بیٹے امام عبد اللہ کے  
 وہ بیٹے امام یحییٰ زاہد کے وہ بیٹے امام محمد کے الی آخرہ  
 اس میں بھی تو یہ تصریح نہیں ہے کہ ان کے جد امجد عبد اللہ بن محمد  
 بلکہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن احمد بن یحییٰ مقصود ہیں۔ واللہ اعلم  
 اور فتوح الغیب کے دوسرے  
 نسخہ مطبوعہ مصر میں یوں کہا ہے کہ کہا شیخ عبد الرزاق  
 جرمولف کے صاحبزادے ہیں کہ کہا میرے والد  
 مؤید الائمة سید الطوائف ابو محمد عبد القادر جیلانی  
 الحسنی الحسینی صدیقی ابن ابر صالح نے آج۔



عبد القادر الجیلانی الحسینی الصدیقی ابن

ابی صالح الی آخره ثو نقل صاحب اللباب عن

طبقات ابن رجب رحمہ فی ترجمتہ رضی اللہ عنہ

انہ قال عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ بن

جنگی دوست بن ابی عبد اللہ الحنبلی ثم البغدادی

الی ان قال وبعض الناس یذکرہ نسبة الی علی

ابن ابی طالب فی زید بعد ابی عبد اللہ بن یحییٰ

الزاهد بن محمد بن داؤد الی آخره فروایت بن

رجب موافقة لروایت الشطنوفی ح لیس فیہما ذکر

عبد اللہ بن محمد انما فیہما ذکر ابی عبد اللہ

فوقع الغلط من الرواة الذین نقلوا اسم عبد اللہ

ابن محمد مکان ابی عبد اللہ واللہ اعلمو ثو

نقل صاحب اللباب قول الحافظ الذہبی فی

تاریخہ عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ بن

جنگی دوست و زاد بعض الناس فی نسبہ فقال

پہر صاحب لباب نے طبقات

ابن رجب سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے احوال

شریف کو نقل کیا ہے کہ عبد القادر حنبلی بغدادی بیٹے ہیں ابی یحییٰ

عبد اللہ بن جنگی دوست ابن ابی عبد اللہ کے۔ یہاں تک کہ

بیان کیا کہ بعض لوگ ان کا نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے

ملا تے ہیں۔ اور زیادہ کرتے ہیں ابی عبد اللہ کے بعد

ابن یحییٰ الزاہد ابن محمد بن داؤد کو الخ۔

پس ابن رجب کی روایت شطنوفی کی روایت سے

بالکل موافق ہے۔ دونوں میں عبد اللہ بن محمد کا ذکر نہیں

بلکہ دونوں میں ابو عبد اللہ مذکور ہے۔ پس ضرور اودن رواۃ

کی غلطی ہے جنہوں نے ابی عبد اللہ کی جگہ عبد اللہ بن محمد

نقل کیا ہے واللہ اعلم۔ پھر نقل کیا صاحب لباب نے

حافظ ذہبی کے اوس قول کو جو اوہوں نے اپنی تاریخ میں

لکھا ہے اسطور پر کہ عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ بن

جنگی دوست اور بعض لوگوں کے نسب میں کچھ زیادہ

ابن ابی عبد اللہ بن عبد اللہ بن یحیی الزاهد  
 الی آخرہ فقہی هذا القول ایضاً لیس تصریح بآ  
 عبد اللہ بن محمد بن یحیی والظاهر ان المراد  
 ابن عمہ عبد اللہ بن احمد بن یحیی واللہ اعلم  
 وهكذا فی فاتحة المجالس الستین عبد اللہ  
 الجلی بن یحیی الزاهد فقط بغیر ذکر محمد  
 وهكذا فی فاتحة الغنیة عبد القادر الحسني  
 الحسيني وأما ما ذکر صاحب الباب ان  
 محمد بن عبد اللہ الحسيني قال فی مبسوطه  
 کتب القاضي ابوصالح نصر بن عبد الرزاق  
 ابن الشيخ عبد القادر الجیلانی الی الشریف  
 ابن میمون النسابة یطلب منه ادخاله  
 فی مشجرة بین آل الحسن السبط رضی اللہ عنہم  
 فکتب له جواباً مانصه السلام علیک ورحمة  
 اللہ اما انت فعرفناک قاضیا وأما ابول

بیان کیا ہی کہ ابن ابی عبد اللہ بن عبد اللہ بن یحیی الزاهد  
 الی آخرہ۔ پس اس قول میں بھی عبد اللہ بن محمد بن یحیی  
 کی تصریح نہیں ہے۔ اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اد  
 چچا زاد بھائی عبد اللہ بن محمد بن یحیی مراد ہیں۔ واللہ اعلم  
 اور اسطیور سے مجالس ستین کی ابتدا بھی  
 عبد اللہ جلی بن یحیی الزاهد لکھا ہی۔ محمد کا ذکر بالکل نہیں  
 اور غنیۃ الطالبین کی ابتدا میں آپ کے نام مبارک کے  
 ساتھ الحسنی الحسینی مسطور ہے۔ آپ ہم ادس مضمون کا رد  
 بیان کرتے ہیں جبکہ صاحب باب فیہ بن طرح ذکر کیا ہی کہ  
 محمد بن عبد اللہ حسینی نے اپنی کتاب مبسوط میں لکھا ہی کہ قاضی  
 ابوصالح نصر بن عبد الرزاق ابن الشیخ عبد القادر جلی نے  
 شریف ابن میمون نسابة کو لکھ بیجا۔ اور ان سے یہ درخواست  
 کی کہ مجھ کو اپنے شجرہ (آل حسن علیہ السلام) میں داخل کر لیجئے  
 جواباً شریف نے بعد سلام لکھا کہ تم کو تو ہم خوب پہچانتے  
 کہ قاضی ہو۔ اور تمہارے باپ عبد الرزاق ایک عالم



عبد الرزاق فهو رجل فقيه صالح واما جردك  
 الشيخ عبد القادر فهو شيخ صوفى تقى يتبرك  
 به ويطلب صالح دعائه واما نسبه فكما انت  
 اطلقت فى بعض كتبك بشتبرى ينتهى الـ  
 بشتبر بطن من اليرامزة بفارس فاتق الله  
 ودع الهاشمية لاهلها والسلام قال محمد بن  
 قال الفيروز ابا دى فانه قال فى القاموس  
 ماضيه البشتبرى هو شيخ الاسلام عبد الله  
 ابن ابي صالح الجبلى كذا نسبه حفيده القاضى  
 ابو صالح الحنبلى انتهى بحرفه فجوابه اب  
 هذا الادعاء مع انه ليس له سند صحيح ولا حسن  
 ولا ضعيف فهو ما لا زمام له ولا خطام  
 يا طبل بالاشبهة يكذب به ماروى صاحب  
 البهيبة عن الفقيه العالم ابي المعالى عن قاضى  
 القضاة ابي صالح نصر عن ابيه الحافظ الناقدا

دیندار تھے۔ اور تہار سے دادا شیخ عبد القادر ایک بزرگ صوفی  
 پر ہر گھارتے۔ اور ان سے برکت لی جاتی تھی۔ اور دعائے خیر  
 طلب کی جاتی تھی۔ اور ان کا نسب وہی ہے جیسا کہ تم نے  
 اپنی ایک کتاب بشتبرى لکھا ہے۔ یعنی بشتبرکت پہنچتا ہے  
 جو فارس میں قوم ہر ازموہ کی ایک شاخ ہے۔ پس اشر سے ڈرو  
 اور ہاشمیت ہاشمیین کے لئے چھوڑ دو و اسلام انتہی  
 اور صاحب قاموس بھی اسی کے قائل ہیں۔ چنانچہ لفظ  
 بشتبرى میں لکھتے ہیں کہ وہ شیخ عبد القادر جلی ہیں۔ آپ کے  
 پوتے قاضی ابو صالح نے آپ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے  
 اس کا جواب دندان شکن بھی گوش حق بندش سے سن لیا جائے  
 اولاً اس کی کوئی سند ضعیف مت نہیں ہے۔ با این یہ  
 دوسرے جو اصل بدیع البطلان ہے۔ حضرت غوث اعظم رحمہ کے  
 پوتے قاضی القضاة ابو صالح نصر کی روایت ابا عن جہ  
 حکم صاحب بھت نے ذکر کیا ہے اس کی تکذیب  
 کے لئے بخوبی کافی ہے۔



عبد الرزاق عن ابيه الامام محيي الدين  
 كما مضى وليس فيه مجال للمقال كما ترون  
 والتعصب يصنع العجائب وقد قال الامام  
 المحدث شهاب الدين ابو عبد الله يا قوت  
 بن عبد الله الحموي الرومي البغدادى  
 من اهل المائة السادسة فى كتابه معجم البلدان  
 بشتير بالضم والهاء المثناة المكسورة ويا  
 سائلة موضع فى بلاد جيلان ينتسب اليه  
 الشيخ الزاهد الصالح عبد القادر بن ابيه  
 صالح الحنبلى البشتيرى وفى الباب الحادى  
 والسبعين من الفتوحات المكية فى اسرار  
 الصور حكاية كان شيخنا ابو مدين  
 بالمغرب قد ترك الحرفة وجلس مع الله تعالى  
 على ما يفتح الله له وكان على طريقة عجيبة  
 مع الله فى ذلك الجالس فانه ما كان يرد شيئا

چنانچہ اوائل رسالہ ہذا میں وہ روایت مذکور ہو چکی ہے۔ اور  
 ادس کی صحت میں دم مارنے کی مجال نہیں۔ اصل یہ ہے کہ  
 تعصب کی وجہ سے عجیب عجیب اقوال و افعال کے ارتکاب کا  
 اتفاق ہو جاتا ہے۔ علاوہ برین امام محدث شہاب الدین ابو عبد اللہ  
 رومی بغدادی نے اپنی کتاب معجم البلدان میں فرمایا ہے کہ بشتیر  
 بالضم و مکسورہ و یا ساکنہ۔ بلاد جیلان میں سے ایک  
 موضع کا نام ہے۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی بشتیری  
 اس کے طرف نسبت کے جاتے ہیں۔

اور فتوحات کے اکہتر وین باب میں بعض  
 حکایت منقول ہے کہ ہمارے شیخ ابو ممدین مغربی پیشہ  
 وغیرہ ترک کر کے توکل علی اللہ گوشہ نشین ہو گئے تھے  
 اور آپ کا طریقہ یہ تھا کہ جو چیز کوئی شخص ادن کی خدمت  
 میں گزراتا۔ اسکو رد نہیں کرتے تھے۔ مثل حضرت  
 امام عبد القادر جیلی کے۔ لیکن ظاہر میں شیخ عبد القادر  
 کا عروج کہیں زیادہ تھا۔



يُوقَى إِلَيْهِ بِهِ مِثْلُ الْأَمَامِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِي  
 سِوَا غَيْرَانِ عَبْدِ الْقَادِرِ كَانَ الْخَصُّ فِي الظَّاهِرِ  
 لِمَا يُعْطِيهِ الشَّرَفُ أَيْ شَرَفُ النَّسَبِ وَبِالْجَمَلَةِ  
 فَقَدْ تَحَقَّقَ هَذَا النَّسَبُ الْأَشْرَفُ وَبَطَلَ لِلشَّهَادَةِ  
 فِي هَذَا الْكِتَابِ جَمِيعُ مَا يُعْتَفَى عَنْهُ أَنَا إِنَّمَا رَجَعْنَا فِي  
 تَحْقِيقِ ذَلِكَ مِنْ مِطَابَرِهِ وَمُنَاقِبِ السَّيِّدِ الْكِتَابِ  
 الْوَاحِدِ وَلَمْ نَرِاجِعْ تَرَاوِجَ كُتُبِ التَّوَارِيخِ لِلشَّيْخِ  
 وَلَا كُتُبِ الطَّبَقَاتِ وَلَا كُتُبِ مَنَاقِبِهِ لِأَصْحَابِهِ  
 الْأَمَامِ جَدِّهِ الشَّيْخِ أَبِي بَكْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ خَمْرَةَ  
 النَّيْمِيِّ الْبَكْرِيِّ الصَّدِّيقِ الْبَغْدَادِيِّ الْحَدِيثِ مُفْتًى الْعِرَاقِ قَدْ  
 السَّالِكِينَ صَنَا أَنْوَارِ النََّاظِرِ فِي مَعْرِفَةِ أَجْبَا الشَّيْخِ  
 عَبْدِ الْقَادِرِ كُتُبُ مَنَاقِبِهِ لِأَصْحَابِهَا مِنْهُمْ الشَّيْخُ  
 قُطُبُ الدِّينِ الْقُسْطَلَانِيُّ وَلَا كُتُبُ مَنَاقِبِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 هَدَانَا هَذَا وَمَا لَنَا لَمْ نَهْتَدِ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

برجہ شرف کو یعنی آپ کو نسب سیادت کو سب سے۔ حاصل کلام یہ کہ  
 نسب پاک اچھی طرح گمانہ بغی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ اور شہادت  
 اس نسب کو بیان کرنے میں جو کچھ بے انصافی اور چشم پوشی کی ہے  
 اس کی تغلیط بھی ظاہر ہو گئی۔ اگرچہ نیز اوں کتب میں سے زمین کی  
 تحقیق ہے۔ صرف ایک ہی کتاب دیکھی ہے۔ اور باقی تحقیقات  
 جو محدثین کی کتب تواریخ اور کتب طبقات میں مذکور ہیں اوں کی  
 طرف توجہ ہی نہیں کی گئی۔ اور نہ وہ کتابیں دیکھی گئیں جو  
 آپ کو مناقب کے بیان میں آپ کو جلیل القدر مریدین لکھی ہیں  
 مثلاً مفتی عراق قدوة السالکین شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر بن خمرہ  
 حمزہ تمیمی بکری صدیقی بغدادی محدث کی تصنیف کتاب النواظر  
 فی معرفۃ اخبار الشیخ عبدالقادر اور نہ وہ کتابیں جو آپ کو مریدوں کی  
 مریدین لکھی ہیں جیسے شیخ قطب الدین قسطلانی اور زہرہ جو  
 بعد میں اور متاخرین نے آپ کو مناقب میں لکھی ہیں خداوند کریم کا  
 ہزار ہا شکر ہے اس کی بڑی انتہا نعمتوں پر اور خدا رحمت نازل کرے  
 اپنی حبیب پاک پر اور آپ کی اولاد پر اور سلام بھیجے۔ اور شکر ہے اس

صداقتیں سے ہم کو اس کام کی ہدایت دی۔ انھوں نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ ہم نے یہ کتاب تصنیف کی ہے

